تاریخ

مکاتب ومدارس اہل حدیث

حلقہ شہرت گڑھ،سدھارتھ نگر

مرتب

عبدالرشید محمد فاروق سلفی

نائب ناظم: جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ

نظرثانی ومراجعہ:

سعود اختر عبدالمنان سلفی

نائب ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث
سدھارتھ نگر

تقدیم:

جمشید عالم عبدالسلام سلفی

ناظم: جمعیت اہل حدیث
حلقہ شہرت گڑھ

ناشر

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ،سدھارتھ نگر

تاریخ

مکاتب ومدارس اہلِ حدیث

حلقہ شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر

مرتب

عبدالرشید محمد فاروق سلفیؔ

نائب ناظم: جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ

نظر ثانی ومراجعہ:

سعود اختر عبدالمنان سلفیؔ

نائب ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث

سدھارتھ نگر

تقدیم:

جمشید عالم عبدالسلام سلفیؔ

ناظم جمعیت اہل حدیث

حلقہ شہرت گڑھ

ناشر

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر، یوپی

نام کتاب.......................تاریخ مکاتب و مدارس اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ

مرتب.......................................مولانا عبد الرشید سلفی

نظر ثانی.......................................مولانا سعود اختر سلفی

تقدیم.......................................مولانا جمشید عالم سلفی

ناشر.......................جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر

کمپوزنگ.......................................ابو معاذ سلفی

سن اشاعت.......................................مارچ ۲۰۲۲ء

تعداد اشاعت.......................................ایک ہزار

قیمت.......................................۱۰۰ روپے

ملنے کے پتے :

جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ، انتری بازار، سدھارتھ نگر، یوپی

رابطہ نمبر: 9628953010

صدر دفتر ضلعی جمعیت اہلِ حدیث سول لائن، تتری بازار، سدھارتھ نگر، یوپی

رابطہ نمبر: 945430911/9453117451

پیشِ لفظ

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام علىٰ رسوله الأمين، وعلىٰ آله وصحبه ومن سار علىٰ نهجه إلىٰ يوم الدين، وبعد :

تعلیم سے آتی ہے اقوام میں بیداری
ہے علم کے پنجے میں شمشیر جہاں داری (اقبالؔ)

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ علم رب کائنات کا انمول تحفہ اور گراں مایہ دولت ہے، علم ہی کے ذریعہ اللہ کی وحدانیت وصمدیت کی معرفت، سید الاولین والآخرین کی نبوت ورسالت کی صداقت، صحابۂ کرام کی رفعت وعظمت اور ائمہ عظام واسلاف کی قدر ومنزلت حاصل ہوتی ہے، علم سرمایۂ نجات اور دنیوی واخروی فوز وفلاح کا ضامن ہے، علم تواضع وانکسار، عاجزی وفروتنی کا علم بردار ہے، اس کی اہمیت اور ناگزیر ضرورت کے پیش نظر محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ((طلب العلم فريضة على كل مسلم)) (صحیح/سنن ابن ماجہ) کہ طلب علم ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، صحیحین کی ایک روایت میں آپ ﷺ نے طالبانِ علوم کتاب وسنت کو سب سے بہترین انسان قرار دیا ہے، اسلامی تعلیم کی نشرواشاعت اور کتاب وسنت کی تبلیغ وترویج دینی مکاتب ومدارس ہی کے ذریعہ انجام دی جاتی ہے تاکہ اللہ کے پسندیدہ اور برحق دین اسلام کی صداقت وحقانیت اور اس کی پاکیزہ وسنہری تعلیمات عام ہوں، صالح معاشرہ کی تشکیل اور اس کی دینی ضروریات کی تکمیل بلکہ دین کے تمام شعبوں کو زندہ اور بیدار رکھنے میں ان کا کلیدی رول وکردار ہے، عہد نبوی ﷺ سے لے کر آج تک کے بابصیرت اور ملی وقومی غیرت وحمیت کے حامل علماء اور دانشورانِ قوم وملت نے مدارس کی تعمیر وترقی اور تحفظ کی خاطر ناقابل فراموش اخلاقی ومالی قربانیاں پیش کی ہیں، تاریخ کے اوراقِ پارینہ شاہد ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ہمارے نبی کریم ﷺ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں اپنے باوفا

اصحاب کو اللہ کا پیغام اور اشاعتِ اسلام کی ترغیب دلاتے تھے، نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے موقع پر مدینہ طیبہ تشریف لاتے ہوئے راستے میں مسجدِ قبا کی تعمیر کی اور اسی میں مدرسہ بھی قائم کیا، مدینہ طیبہ پہنچ کر مسجدِ نبوی بنوائی پھر اسی مسجد کے قریب ایک جگہ دینی تعلیم کے لیے ایک مدرسہ قائم کیا جس میں انصار و مہاجرین کے کچھ مفلس و نادار حضرات تعلیم و تعلم میں مصروف رہتے اور اُنہی باصفا حضرات کو اصحابِ صفہ کہا جاتا ہے، آپ ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی نگرانی اور مالی سرپرستی کرتے تھے۔

یقیناً یہ دینی مکاتب و مدارس اسلام کے مضبوط قلعے، رشد و ہدایت کے سرچشمے، امن و امان کے گہوارے، انسانی ثقافت و تہذیب کے علم بردار، اشاعت اسلام کے عظیم مراکز اور دین کی ایسی روشن قندیلیں ہیں کہ جن کی کرنیں ایک عالم کو منور و مستنیر کر رہی ہیں اور قیامت تک کرتی رہیں گی، ان شاء اللہ

مدارسِ اسلامیہ اور حاملینِ کتاب و سنت کے بارے میں دشمنانِ اسلام کی طرف سے لگائے گئے الزامات وافتراءات، بے بنیاد اور سراپا جھوٹ پر مبنی ہیں، ہمارے یہ مکاتب و مدارس تخریب کاری اور دہشت گردی کے نہ اڈے ہیں اور نہ کبھی رہے ہیں، بلکہ فروغِ علم اور انسانیت نوازی کے اہم مراکز اور ملک و ملت کی تعمیر و ترقی وخوش حالی کی تحریک ہیں۔ اہلِ ایمان اور محبانِ قوم وملت کی ذمہ داری ہے کہ مکاتب و مدارس کے قیام، موجودہ نصاب تعلیم و نظام تعلیم پر نظر ثانی اور اس کی کھوئی ہوئی عظمتِ رفتہ کی شاندار بحالی پر سنجیدہ کوشش کریں تاکہ نونہالانِ ملت کتاب و سنت کی آفاقی تعلیمات سے سرفراز ہو کر دینِ محمدی کے سچے داعی وسپاہی اور بے باک ترجمان اور پاسبان بن سکیں۔

یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہم مسلمانوں کا وجود، ملی تشخص و وقار اور قومی شناخت انہی مکاتب و مدارس کی مرہونِ منت ہے، قابل قدر اور عظیم علماء، خطباء، واعظین، ناصحین،

مؤلفین، مترجمین، باحثین اور محققین انہی دینی مدارس کی پیداوار ہیں۔ احسان مندی کا تقاضا ہے کہ اس کے احسان کو فراموش نہ کیا جائے بلکہ اس کے بے شمار فوائد اور حسین ثمرات و نتائج کا اعتراف کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کو اس سے روشناس کرائیں اور برادرانِ وطن کو اس حقیقت سے آگاہ کریں کہ اس چہار دیواری سے امن و شانتی، صلح و آشتی، ہم دردی و غم گساری اور وطن پرستی کا پیغام عام کیا جاتا ہے۔ کسی نیک دل شاعر نے مکاتب و مدارس کی افادیت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ : ؎

یہ مدرسہ ہے تیرا میکدہ نہیں ساقی

یہاں کی خاک سے انساں بنائے جاتے ہیں

موجودہ دور میں جس طرح دینی تعلیم سے غفلت و لاپروائی اور ماڈرن اسکولوں کی ظاہری دل فریبوں کی نغمہ سرائی کی جارہی ہے وہ ہمارے دین وایمان کی تباہی اور نونہالوں کی ہلاکت خیزی کا پیش خیمہ ہے، دینی تعلیمی بیداری لانے اور بکثرت مکاتب کی آباد کاری وقت کی پکار اور شدید ترین ضرورت ہے، اسی طرح ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ آج کا طالب علم ہی کل کا معمار ہے، اس کے روشن مستقبل کی فکر مندی ہمارا ملی و قومی فریضہ ہے۔

مدارس کی اہمیت و ضرورت اور مسلم معاشرے پر ان کے احسانِ عظیم کا تذکرہ کرتے ہوئے، علامہ سید سلیمان ندوی (م۱۹۵۳ء) رحمہ اللہ رقم طراز ہیں :

”ہم کو یہ صاف کہنا ہے کہ عربی مدرسوں کی جتنی ضرورت آج ہے، کل جب ہندوستان کی دوسری شکل ہوگی اس سے بڑھ کر ہوگی، یہ ہندوستان میں اسلام کی بنیاد اور مرکز ہوں گے، لوگ آج کی طرح کل بھی عہدوں اور ملازمتوں کے پھیر اور اربابِ اقتدار کی چاپلوسی میں لگے ہوں گے اور یہی دیوانے آج کی طرح کل بھی ہوشیار رہیں گے، اس لیے یہ مدارس جہاں بھی ہوں، جیسے بھی ہوں، ان کا سنبھالنا اور چلانا مسلمانوں کا سب سے بڑا فریضہ ہے، اگر ان عربی

مدرسوں کا کوئی دوسرا فائدہ نہیں تو یہی کیا کم ہے کہ یہ غریب طبقوں میں مفت تعلیم کا ذریعہ ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا کر ہمارا غریب طبقہ کچھ اور اونچا ہوتا ہے اور اس کی اگلی نسل کچھ اور اونچی ہوتی ہے اور یہی سلسلہ جاری رہتا ہے، غور کی نظر اس نکتہ کو پوری طرح کھول دے گی۔"

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال (م ۱۹۳۸ء) نے ان مکاتب کے بارے میں اپنا جو تاثر دیا ہے وہ قابلِ مطالعہ اور دل نشین ہے:

"ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہی مدارس میں پڑھنے دو، اگر یہ مُلّا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں، اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں سے محروم ہوگئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروکاروں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا، ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔" (اوراقِ گم گشتہ، چراغِ راہ)

زیرِ نظر کتاب "تاریخ مکاتب و مدارس اہلِ حدیث، حلقہ شہرت گڑھ" کی ترتیب و تالیف کے اصل محرک میرے برادر فاضل جناب مولانا جمشید عالم عبد السلام سلفؔی ہیں، جن کی علمی و دعوتی شخصیت اخوانِ جماعت کے درمیان معروف و مسلّم ہے، آپ جامعہ سلفیہ بنارس کے ممتاز فیض یافتگان میں سے ایک ہیں، دعوتی و تدریسی میدان میں آپ کی خدمات نمایاں اور قابل قدر ہیں، باکمال معلم و مربی، سنجیدگی اور خوش مزاجی کے علاوہ آپ کئی کتابوں کے مؤلف و مترجم اور سیال قلم کے مالک ہیں نیز جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے موجودہ سرگرم اور فرض شناس ناظم ہیں، کچھ دنوں پیشتر آپ نے جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے ملحق مواضعات میں قائم مکاتب و مدارس کی دینی، دعوتی اور تعلیمی سرگرمیوں کو قلم بند کرنے کا ذہنی

خاکہ تیار کیا تھا اور کچھ معلومات بھی جمع کیے تھے، لیکن آپ اپنی علمی و جماعتی اور تدریسی مصروفیت کے پیش نظر اس کام کو اپنے ایک لائق وہونہار مصاحب عزیز مکرم مولانا عبد الرشید سلفیؔ سلمہ اللہ کے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ یہ جماعت کا ایک اہم اور ضروری کام ہے، باقی معلومات آپ جمع کرکے اسے کتابی شکل میں تیار کریں تاکہ اس کی اشاعت ہو سکے، عزیز موصوف نے اپنی دیگر مصروفیات و مشاغل پر اس کام کو مقدم رکھا اور اپنے مخلص دوست اور ناظم حلقہ کی پر سوز آواز پر لبیک کہتے ہوئے حسب ضرورت پورے حلقہ کا کامیاب دورہ کیا، ذمہ داران مدارس اور باذوق علماء و بااثر شخصیات سے رابطہ کرکے انتہائی امانت و دیانت اور پوری ذمہ داری کے ساتھ متعلقہ و مطلوبہ معلومات کو فراہم کرکے سپرد قلم کیا ہے، انھوں نے اس مجموعہ کا نام **"تاریخ مکاتب و مدارس اہل حدیث، حلقہ شہرت گڑھ"** رکھا ہے، جس میں مختلف مواضعات میں قائم تقریباً سینتیس (۳۷) مکاتبِ اسلامیہ کی مختصر تاریخ و سرگزشت لکھی گئی ہے، مجھے قوی امید ہے کہ فاضل مرتب کی یہ لائق تحسین و قابل ستائش علمی کاوش رنگ لائے گی اور ان کی یہ کتاب ضلعی جمعیت کے دوسرے حلقہ جات کے امراء و نظماء اور دیگر ذمہ داروں کے لیے مہمیز کا کام دے گی اور کسی وقت انھیں بھی اپنے حلقوں میں قائم مکاتب و مدارس کی تاریخ مرتب کرنے پر آمادہ کرے گی۔ ان شاء اللہ

کتاب کے آخر میں ہمارے عزیز مکرم ماہنامہ السراج کے معاون مدیر مولانا سعود اختر عبد المنان سلفیؔ سلمہ اللہ نے جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کا مختصر مگر جامع تعارف پیش کیا ہے، جس سے یہاں کی مقامی جمعیت کی کارکردگی اور دعوتی جہود میں ان کے نمایاں کارناموں کی جھلک قارئین کرام کے سامنے آگئی ہے۔ اللہ کرے کہ جمعیت و جماعت سے منسلک افراد جماعت اہلِ حدیث کے پیغام کو ہر فرد تک پہنچانے اور عوام کو کتاب و سنت سے مربوط کرنے میں کامیاب ہوں۔ اللہ حسنِ عمل کی توفیق دے۔ آمین!

ضلعی جمعیت اہل حدیث، سدھارتھ نگر، یوپی اپنے جماعتی احباب واخوان کو اس بات کی یقین دہانی کراتی ہے کہ علمی و تاریخی اور جماعتی دستاویز کی تیاری اور انھیں زیور طباعت سے آراستہ کرنے میں بقدر وسعت وطاقت ہر ممکن تعاون پیش کرے گی۔

میں اپنے فاضل عزیزان مولانا جمشید عالم عبدالسلام سلفیؔ ناظم جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ، مرتبِ کتاب مولانا عبدالرشید سلفیؔ نائب ناظم جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ اور اس پر دقتِ نظر سے نظر ثانی کرنے والے عزیز مکرم فاضلِ نوجواں مولانا سعود اختر عبدالمنان سلفیؔ نائب ناظم ضلعی جمعیت اہلِ حدیث سدھارتھ نگر کی اس حسین قلمی کاوش پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے ذمہ داران کی تمام تر علمی و دینی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا کرے اور مرتبِ کتاب، تصحیح و نظر ثانی کرنے والے فضلاء، ناشر اور دیگر معاونین کو اجرِ عظیم عنایت فرمائے۔ آمین!

وصلى الله على النبي محمد وعلىٰ آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا

خادم جماعت وجمعیت

وصی اللہ عبدالحکیم مدنیؔ

ناظم ضلعی جمعیت اہلِ حدیث، سدھارتھ نگر، یوپی

Mob : 9453117451/945430911

Email ID : wasimadni50@gmail.com

30/1/2022

تقدیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ خیر خلقه محمد وعلیٰ آله وصحبه أجمعین امابعد :

مدارسِ اسلامیہ دینِ اسلام کی نشر و اشاعت کے عظیم مراکز اور ملتِ اسلامیہ کے نونہالوں کی دینی تعلیم و تربیت کے عمدہ ذریعہ ہیں۔ یہ مدارس و مکاتب معاشرے کی اصلاح میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں مسلم طلبہ و طالبات کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جاتا ہے اور انھیں دینی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ مناسب و ضروری عصری تعلیم سے بھی بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم سماج اور معاشرے میں ان مدارس و مکاتب کی بڑی اہمیت و ضرورت ہے۔ اِنھی مدارس و مکاتب کا ثمرہ ہے کہ آج ہماری دینی و مذہبی شناخت اور اسلامی تہذیب و تشخص بر قرار ہے۔ دینی مدارس و مکاتب کی زبردست اہمیت و افادیت ہی کے پیشِ نظر ہمارے ہندوستان میں چھوٹے بڑے بہت سے مدارس و مکاتب قائم ہیں اور الحمد للہ پورے آب و تاب کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بعض مدارس و مکاتب کے ذمہ داران اپنی حقیقی شاہ راہ سے ہٹ کر دنیا طلبی کو اپنا مطمحِ نظر بنا چکے ہیں یا بعض کی بنیاد کا مقصود محض دنیاوی مال و متاع کا حصول اور لوٹ و کھسوٹ ہے، مگر معدودے چند افراد کی بد دیانتی و بد نظمی کی وجہ سے مدارس و مکاتب کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ان مدارس و مکاتب کی وسیع تر خدمات کو ہی فراموش کیا جا سکتا ہے۔ اللہ ہم سبھوں کو نیک نیتی اور حسن عمل کی توفیق دے اور ہم سبھوں کو دینِ اسلام کی صحیح راہ پر گامزن کرے۔ آمین!

ہم میں سے کسی سے بھی یہ بات مخفی نہیں بلکہ ہر کوئی اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ مسلم سماج کے لیے مدارس و مکاتبِ اسلامیہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، بالخصوص وہ مکاتب جو دیہات اور پسماندہ علاقوں میں قائم ہیں۔ گاؤں و دیہات میں چھوٹے چھوٹے مکاتب جہاں مسلم بچوں اور بچیوں کو زیورِ تعلیم اور اسلامی تہذیب و ثقافت سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں، وہیں اس حیثیت سے بھی ان کی اہمیت و افادیت بڑھ جاتی ہے کہ وہاں کے اساتذۂ کرام پسماندہ گاؤں و دیہات کی مساجد میں امامت

اور جمعہ و جماعت کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ غور کریں کہ اگر یہ مدارس و مکاتب اور ان میں درس و تدریس کا فریضہ انجام دینے والے علماء و مدرسین نہ ہوں تو گاؤں میں نمازِ جنازہ، خطبۂ جمعہ اور دیگر پیش آمدہ مسائل کے استفسار کا معاملہ یقیناً مشقت آمیز اور دقت طلب ہوگا اور پھر ہمارے یہی مکاتب ہی مسلم نونہالوں کی ابتدائی ٹھوس تعلیم اور ان میں بنیادی طور دینی رنگ بھرنے کا اہم رول ادا کرتے ہیں۔ مکاتب سے نکلے ہوئے یہی بچے اپنی بنیادی مضبوطی کے بل بوتے بڑے بڑے جامعات و مدارس اور معاہد سے عالم و فاضل کی ڈگریاں حاصل کرتے ہوئے عصری تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوتے ہیں۔ بالفرض نونہالانِ اسلامیہ کو مکاتب سے ٹھوس تعلیم حاصل نہ ہو یا وہ مدارس کا منہ دیکھنے ہی سے محروم رہیں تو پھر آگے چل کر ان کے اندر وہ ملکہ نہیں رہے گا کہ جس کی بنیاد پر وہ اعلیٰ تعلیم سے مستفیض ہو سکیں اور پھر نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں اسلامی طور و طریقہ سے یکسر جاہل و نابلد ہوں گے اور بنیادی تعلیمی کمزوری کے باوصف مستقبل میں ترقی کے راستے مسدود ہوں گے۔ آپ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ جہاں جہاں دینی مکاتب قائم ہیں اور جہاں معیاری تعلیم و تربیت کا بند و بست ہے، وہاں کے بچے تعلیمی میدان میں آگے رہتے ہیں اور ترقی کے منازل طے کرتے رہتے ہیں اور جہاں مکاتب نہیں قائم ہیں وہاں کے بچوں کا تعلیمی معیار و مستویٰ کمزور رہتا ہے اور وہاں کے بہت کم افراد تعلیمی میدان میں ترقی حاصل کر پاتے ہیں۔ اس لیے گاؤں و دیہات کے مدارس و مکاتب کی ہمیں قدر کرنی چاہیے، اختلاف و انتشار سے بچنا چاہیے اور ممکن حد تک وہاں کے تعلیمی نظام و مستویٰ کو بہتر و مستحکم بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، ہر طرح سے ان کا تعاون کرنا چاہیے اور ان پر بے جا تنقید سے گریز کرنا چاہیے۔

الحمد للہ! میرے علم کی حد تک ہمارے حلقہ شہرت گڑھ میں چھوٹے بڑے تقریباً تین درجن مکاتب و مدارس قائم ہیں اور ایک اندازے کے مطابق ان مدارس میں تقریباً ساڑھے پانچ ہزار طلبہ و طالبات کو زیورِ تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کیا جارہا ہے۔ ہمارے حلقے میں دو اقامتی درس گاہ بھی ہیں: المعہد الاسلامی انوار العلوم گنجہڑا اور کلیۃ البنات المسلمات انتری بازار، جن میں سے ایک لڑکوں کے لیے

خاص ہے اور دوسرا لڑکیوں کے لیے خاص ہے۔ اوّل الذکر اقامتی درس گاہ میں جماعتِ رابعہ تک کی تعلیم کا بندوبست ہے اور یہ ادارہ جماعت اہلِ حدیث کی مرکزی دانش گاہ جامعہ سلفیہ بنارس سے ملحق بھی ہے، جب کہ دوسرے اقامتی درس گاہ میں جماعت سادسہ (عالمیت) تک بچیوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور غیر اقامتی نسواں درس گاہ بنام مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ نسواں گرلس کالج ببھنی بازار بھی ہے، جہاں مناسب ڈھنگ سے بچیوں کو جماعتِ ادنیٰ سے جماعتِ رابعہ تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ الحمد للہ علاقے میں تین عصری اسکول بھی قائم ہیں، جہاں مسلم اور غیر مسلم بچوں اور بچیوں کو عصری علوم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ مسلم بچوں اور بچیوں کو بنیادی دینی تعلیم سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے، ان میں دو اسکولوں میں ابھی صرف درجہ پنجم تک کی تعلیم ہوتی ہے، جب کہ تیسرے میں ہائی اسکول تک کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ علاقے کا سب سے قدیم ترین ادارہ المعہد الاسلامی بحر العلوم انتری بازار ہے۔ اس کو قائم ہوئے تقریباً سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، مختلف سرد و گرم حالات سے دوچار ہوتے ہوئے اور حالات کی ستم ظریفیوں کو سہتے ہوئے یہ ایک خمیدہ کمر بوڑھے جوان کی طرح قائم ہے اور اپنی گوناگوں خوبیوں کے باوصف کافی ممتاز بھی ہے۔ ایک دور تھا کہ یہاں دورہ تک کی تعلیم ہوتی تھی، مگر موجودہ وقت میں درجہ ہفتم تک کی تعلیم نہایت عمدگی کے ساتھ برقرار ہے اور اِدھر چند سالوں سے بچیوں کے لیے علاحدہ طور پر جماعتِ ادنیٰ سے جماعتِ رابعہ تک کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے، المعہد الاسلامی بحر العلوم کی عمارت کافی قدیم و بوسیدہ ہے، مگر اپنے اندر ایک کشش اور جاذبیت رکھتی ہے اور تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ بہتر یہ ہوتا کہ بچوں کے لیے عربی درجات کو بڑھایا جاتا، مگر ذمہ داران اپنی ضروریات سے زیادہ واقف ہیں، ظاہر سی بات ہے کہ انھوں نے کسی مصلحت ہی کے تحت بچیوں کی تعلیم و تربیت کا علاحدہ انتظام کیا ہوگا۔

پورے حلقے میں شعبۂ حفظ کا اہتمام و انتظام صرف المعہد الاسلامی انوار العلوم گنجہڑا میں ہے، جہاں محدود پیمانے پر حفظِ قرآن کی تعلیم کا اہتمام ہے، اس جانب بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے، کیوں کہ ہمارے یہاں حفاظِ قرآن کی کمی ہے۔ ہمارے گاؤں ہی کے نامور عالمِ دین مفکر جماعت

مولانا عبد المنان سلفیؔ رحمہ اللہ ایک زمانے سے اس کمی کو بڑی شدت سے محسوس کر رہے تھے، بارہا کئی مجلسوں میں اس کا اظہار بھی کر چکے تھے، ان کی دیرینہ دلی خواہش و تمنا تھی کہ انتری بازار یا اس کے قرب وجوار میں شعبۂ تحفیظ کا قیام عمل میں لایا جائے، اپنے اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لیے انھوں نے گاؤں ہی میں ایک قطعہ اراضی کی خریداری بھی کی تھی اور اس شعبے کو کھولنے کا مکمل منصوبہ بھی بنا چکے تھے، بلکہ اس کے نام **"معہد الفرقان لتحفیظ القرآن الکریم"** کی بھی تجویز ہو چکی تھی اور اس کا نقشہ بھی بنوا چکے تھے، مگر لاک ڈاؤن، اپنی صحت کی خرابی اور مصارف کی عدم فراہمی کی وجہ سے تاخیر ہوتی گئی اور پھر شیخ محترم کی زندگی نے بھی وفا نہیں کی اور اپنے اس خواب کو پورا نہ کر سکے، مگر شیخ رحمہ اللہ کے فرزندانِ گرامی بالخصوص ہمارے رفیق مولانا سعود اختر سلفیؔ حفظہ اللہ مستقبل قریب میں اپنے والدِ گرامی کے خواب کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں، اللہ انھیں ان کے مقصد میں کامیابی عطا کرے تاکہ وہ اپنے والد محترم کے مجوزہ پروگرام اور ان کے حسین خواب کو شرمندۂ تعبیر کر سکیں۔ واللہ الموفق، اللہ انھیں اس کی توفیق دے۔ آمین!

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے حلقہ شہرت گڑھ میں بہت سے ایسے مکاتب بھی چل رہے ہیں، جہاں تدریس کے لیے صرف ایک ہی استاد مامور ہیں، جب کہ اکثر جگہوں کے لوگوں کی مالی حالت ایسی ہے کہ وہ بآسانی دو اساتذہ کا خرچ اٹھا سکتے ہیں اور پھر مستزاد یہ کہ ایسی جگہوں کے لوگوں کا یہ عذرِ لنگ سننے میں آیا کہ ہمارے یہاں مدرسے میں پڑھنے والے بچے بہت کم ہیں اور بہت سے مسلم بچے یہاں کے بجائے پرائمری اسکولوں یا جدید عصری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، اس لیے مزید اور استاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہے یا یہ کہ یہاں کا بجٹ اتنا مختصر ہے کہ دو استاد رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ حالاں کہ اگر غور کیا جائے تو ان مدرسوں میں بچے چاہے کم ہوں یا زیادہ ان کی تعلیم کے لیے کم از کم دو اساتذہ کا ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ دینی کتب کے ساتھ ساتھ بچوں کو انگلش، ہندی اور حساب وغیرہ کی کتابیں اور مضامین بھی سلیقے سے پڑھائی جا سکیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ اگر وہاں جدید عصری تقاضے کے مطابق تعلیم کا مناسب بندوبست نہیں ہو گا تو پھر بہتیرے لوگ اپنے بچوں کو

غیر دینی مزاج کے حامل عصری درس گاہوں میں بھیجنے پر مجبور ہوں گے۔ اگر بجٹ کی کمی ہے تو اس طرح کل وقتی مدرسہ قائم کرکے بچوں کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس کے لیے مناسب یہی ہے کہ صبح وشام کے اوقات میں جزووقتی مدرسہ قائم کیا جائے تاکہ بچے تعلیمی اوقات میں عصری علوم حاصل کرلیں اور اپنے بقیہ دیگر اوقات میں دینی تعلیم بھی حاصل کرتے رہیں۔ مزید افسوس اس پر ہوتا ہے کہ ایک مدرس والی بیش تر جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں کے لوگ اتنے متمول ہیں کہ وہ سب بآسانی دو یا تین اساتذہ کی تنخواہوں کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں، مگر اس کے باوجود بھی صرف ایک ہی استاد سے کام چلا رہے ہیں اور کمال یہ ہے کہ کئی درجات بھی قائم کیے ہوئے ہیں اور اوپر سے بچوں کی کمی کا رونا بھی روتے ہیں۔ اسی کے ساتھ مکاتب و مدارس کے اساتذۂ کرام کی تنخواہوں کا مسئلہ بھی ایک اہم و سنگین مسئلہ ہے۔ نہایت افسوس و تکلیف کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بیش تر اساتذۂ کرام کی تنخواہیں چھ ہزار سے کم ہیں، چند ہی اساتذۂ کرام ہیں کہ جن کی تنخواہیں سات ہزار یا اس سے متجاوز ہیں، کہیں بھی میں نے کسی استاد کی تنخواہ دس ہزار نہیں پایا جو پوری مسلم قوم کے لیے نہایت افسوس ناک پہلو ہے۔ ذمہ دارانِ مدارس و مکاتب کو اس جانب خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اونچی اونچی فلک بوس عالی شان عمارت و بلڈنگ بنانے کے لیے روپے پیسے میسر ہوتے ہیں، مگر بنیادی تعلیمی ضروریات ناپید ہوتی ہیں، جب کہ بہتر و فائدے مند یہ ہے کہ بنیادی تعلیمی سہولیات مہیا کرائی جائیں اور اساتذۂ کرام کی تنخواہوں کی طرف بھی دھیان دیا جائے۔ تنخواہیں تو ہم نہایت معمولی دیتے ہیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ ہمارے بچے ارسطو اور افلاطون بن کر نکلیں۔ جب کہ خود ہی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اساتذہ کو ہر طرح کی مشقت و تکلیف اور ذہنی الجھن و مصیبت میں رکھ کر کس قدر ان سے تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات لے سکتے ہیں۔

ہمارے عام لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اگر انھیں اساتذہ پر آوازے کسنا ہو تو زبان گز بھر کی لمبی ہو جاتی ہے، لیکن اگر تنخواہیں اور معلمین کے مسائل حل کرنا ہو تو بھیگی بلی بن جاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے انھیں سانپ سونگھ گیا ہے۔ ایک صاحب شکایت کرنے لگے کہ مدرسین و معلمین صرف تنخواہیں

اینٹھتے ہیں اور پڑھائی برائے نام یا کچھ بھی نہیں کرتے ہیں اور جب معاملے کی تحقیق کی گئی تو پتا یہ چلا کہ جس معلم کو وہ نشانہ بنا رہے ہیں ان کی تنخواہ ڈھائی ہزار روپے ہے۔ غور کریں کہ انتہائی ناکافی و معمولی تنخواہ پر معلم رکھے ہوئے ہیں اور پڑھائی اعلیٰ معیار کی چاہتے ہیں، کیا یہ ممکن ہے؟ علاوہ ازیں اساتذہ و معلمین کو بھی چاہیے کہ وہ پوری امانت و دیانت داری سے اپنی ذمہ داری کو نبھائیں اور صرف وقت گزاری کرکے قوم کے بچوں کا مستقبل برباد نہ کریں، اگر آپ کو ذمہ داران مدرسہ سے شکایت ہے یا تنخواہ کی قلت کا معاملہ ہے تو انھیں سے اپنے مسائل کا تصفیہ کریں بصورتِ دیگر آپ اپنی ذمہ داری ہی سے سبک دوش ہو جائیں، لیکن اللہ واسطے تعلیم کے ساتھ کھلواڑ نہ کریں اور بچوں کے مستقبل کو تباہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو سوچنے سمجھنے اور غور و فکر کرنے کے ساتھ ساتھ اعمال میں حسنِ نیت کی توفیق دے۔ آمین!

مکاتب و مدارس کے منتظمین اور ذمہ داران سے التماس ہے کہ اپنے مدرسے اور مکتب میں ایک چھوٹی سے لائبریری کا انتظام ضرور کریں، جس میں قرآن و حدیث اور سیرت و تاریخ کی بنیادی ضروری کتابیں ضرور ہوں تاکہ وہاں کے اساتذہ اس سے علمی استفادہ کر سکیں اور دروس و خطباتِ جمعہ وغیرہ میں انھیں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے، اسی طرح جماعت کے کسی ماہانہ مجلے کا اجراء بھی کرائیں، علاوہ ازیں چھوٹے بچوں کے ذوق اور عمر کی مناسبت سے بہت سارے معیاری مجلات بھی شائع ہو رہے ہیں، جن میں بچوں کے ذوق کی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں، بچوں میں مطالعہ کتب کا شوق پیدا کرنے اور ریڈنگ کلچر کو فروغ دینے کے لیے کسی ایک رسالے کو لازمی طور پر جاری کروائیں، اس سے بچوں کا علمی مستویٰ بھی بڑھے گا اور کتابوں سے رشتہ بھی مضبوط ہو گا۔

ادھر کئی سالوں سے مال دار اور با اثر مسلم گھرانوں کا یہ رجحان بنتا جا رہا ہے کہ معیاری تعلیم کے نام پر اپنے کم سن بچوں کو ایسے عصری اسکول میں داخل کروا رہے ہیں، جہاں نہ دینی ماحول ہوتا ہے اور نہ قرآن و دینیات کی تعلیم ہوتی ہے اور نہ اسلامی تہذیب و ثقافت پایا جاتا ہے، ایسے لوگوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے بچوں کو مکتب میں داخل کروائیں تاکہ وہ دینی ماحول میں رہ کر دین کی بنیادی

چیزیں سیکھ سکیں اور ان کی اندر اسلامی سوچ پیدا ہو، یہ شکایت بجا ہے کہ مکاتب میں انگریزی اور دیگر عصری علوم پر توجہ کم دی جاتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر جگہ وسائل کی کمی کی وجہ سے منتظمین اچھے اور معیاری ٹیچرز کا اہتمام نہیں کر پاتے یا پھر بعض مکاتب کے اندر طلبہ کی کثرتِ تعداد کی وجہ سے اساتذہ کی کم یابی بھی عصری مضامین میں معیاری تعلیم دینے میں مانع ہوتی ہے اس پر بھی ذمہ داران مکاتب و مدارس کو توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے اور سرپرستوں کی خدمت میں بھی بصد خلوص التماس ہے کہ آپ جس طرح اپنے بچوں کو عصری اسکول میں داخل کر کے علاحدہ طور پر ان کے لیے دینیات وغیرہ کے ٹیوشن کا انتظام کرتے ہیں وہی چیز مکاتب میں پڑھا کر بھی عصری مضامین کے لیے ٹیوشن کا انتظام کر سکتے ہیں۔

الحمد اللہ! اس وقت جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے بیش تر اراکین و ذمہ داران کے ساتھ ساتھ بہت سے دیگر اہلِ علم مثلاً میرے معاون خصوصی مولانا سعود اختر سلفیؔ، مولانا عبد الرشید سلفیؔ، نوجوان عالم دین مولانا عبد الحفیظ سراجیؔ، برادرم مولانا مسعود عالم فیضیؔ، مولانا نعیم الدین جامعیؔ، عزیزم ثاقب اقبال سلفیؔ، مولانا شہاب الدین سراجیؔ اور المعہد الاسلامی انوار العلوم گنجہڑا کے کچھ ہونہار طلبہ حلقہ کی کئی مساجد میں خطبۂ جمعہ دینے کا اہتمام کر رہے ہیں، جب کہ حلقے کی پانچ مساجد ایسی ہیں، جہاں مستقل کوئی خطیب نہیں ہے، جن میں سے ایک مسجد میں تو وہاں کے لوگوں نے عارضی طور پر مختصر اُجرت پر ایک خطیب کو رکھ لیا ہے اور باقی چار مساجد کے اندر مذکورہ علمائے کرام مقامی جمعیت کی نگرانی میں خطبۂ جمعہ کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے۔ علاوہ ازیں عزیزی حافظ محبوب عالم سلفیؔ سلمہ اللہ اور عزیزِ مکرم انیس الرحمان وغیرہ بھی مقامی جمعیت کے تعاون میں ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سبھی احباب و اخوان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین!

جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے ذمہ داران کی شدید خواہش تھی کہ حلقے کی تمام مساجد و مدارس کا جائزہ لیا جائے اور اپنی حد تک تعلیمی نظام میں بہتری لانے کی کوشش کی جائے، اس کے لیے

مجھ سمیت جمعیت و جماعت کے تمام رفقاء اپنے طور پر ممکن حد تک کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم لوگوں نے حلقے کی تقریباً بیش تر مدارس کا دورہ کیا اور وہاں کے اساتذہ سے رابطہ کیا تاکہ جمعیت اور افرادِ جمعیت سے رابطہ قائم رہے اور مختلف اوقات میں مختلف قریہ جات میں دینی پروگرام کا انعقاد بھی ہوتا رہا اور مسلسل یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس طرح ہم لوگ گاہے بگاہے حلقہ شہرت گڑھ کی مدارس کا جائزہ اور وہاں کے حالات کی جانکاری لیتے رہے ہیں۔

ضلعی جمعیت اہلِ حدیث سدھارتھ نگر کی جانب سے کافی دنوں سے ضلع کے مدارس و مکاتب اور مساجد کی ڈائرکٹری تیار کرنے کا منصوبہ بنایا جاتا رہا ہے اور الحمد للہ ضلعی جمعیت کے موجودہ فعال و سرگرم ناظمِ عمومی فضیلۃ الشیخ وصی اللہ عبد الحکیم مدنی حفظہ اللہ نے ضلع کی مساجد اہلِ حدیث کی تاریخ کا کام ضلعی جمعیت کے آرگنائزر حضرات کے توسط سے شروع کر دیا ہے، تاہم ابھی مدارس کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہو پائی ہے، پھر بھی ضلعی جمعیت کے منصوبے میں یہ کام شامل ہے۔ اسی حوالے سے جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے ذمہ داران بالخصوص مجھ سمیت رفیقِ مکرم مولانا سعود اختر سلفی اور عزیز القدر مولانا عبد الرشید سلفی وغیرہ نے اس بات کو بڑی شدت سے محسوس کیا کہ حلقہ کے مدارس و مکاتب کی ایک مختصر تاریخ مرتب کی جائے تاکہ ہمارا یہ عظیم دینی ورثہ تاریخ کے صفحات میں رقم ہو جائے اور پھر اس کی وجہ سے مدارس کے نظماء و صدور کے درمیان باہمی رابطہ قائم ہو گا اور وقت ضرورت ان سے جمعیت و جماعت کا بھی کام لیا جاتا رہے گا۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر ابتدائی طور پر بذاتِ خود میں نے اور میرے رفقائے گرامی مولانا سعود اختر سلفی و مولانا عبد الرشید سلفی حفظہما اللہ نے حلقہ کی مدارس کا مختصر بایو ڈاٹا اور وہاں کے نظماء و صدور کا رابطہ نمبر جمع کیا اور پھر اسی بنیادی ڈھانچے کے مطابق عزیزم عبد الرشید سلفی سلمہ اللہ تعالیٰ کو مکاتب و مدارس کی مختصر تاریخ مرتب کرنے کی ذمہ داری تفویض کی گئی، عزیز موصوف نے مدارس کا دورہ کر کے اور نظماء و اساتذۂ کرام سے رابطہ کر کے ابتدائی طور پر مدارس کے حوالے سے یہ مختصر معلومات حاصل کی ہے، جسے اللہ رب العالمین کی مدد و توفیق سے جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کو کتابی شکل میں پیش

کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میں اللہ رب العالمین کا بے حد ممنون و شاکر ہوں کہ مدارس و مکاتب اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے تعلق سے یہ معمولی خدمت ہم لوگوں سے ہو پائی۔ اس پُر مسرت موقع پر میں اپنے تمام معاونین واراکین اور جمعیت وجماعت سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کا بھی شکر گزار ہوں کہ تمام احباب کی مدد و معاونت سے جمعیت کے پلیٹ فارم سے دینی و دعوتی، تعلیمی و تنظیمی اور دیگر رفاہی امور بحسن وخوبی انجام پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام لوگوں کی کوششوں کو قبول فرمائے اور مزید علمی و دینی اور جماعتی خدمات کو انجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین!

مدارس و مکاتب اہلِ حدیث کی تاریخ کے حوالے سے یہ ابتدائی پیش رفت ہے، ظاہر سی بات ہے کہ اس میں کمی و سقم کا امکان یقینی ہے اور پھر مدارس و مکاتب کی مکمل و مفصل تاریخ آپ کے سامنے نہیں آرہی ہے، تاہم مدارس کے حوالے سے اہم اور بنیادی معلومات کو عزیز موصوف نے اپنی محنت و تگ و دو سے اکٹھا کر لیا ہے، جسے فی الحال پیش کیا جارہا ہے۔ اللہ انھیں اس کا بہترین جزا عطا فرمائے۔ اسی کے ساتھ اہلِ علم اور ذمہ دارانِ مدارس سے بصد خلوص التماس واپیل ہے کہ اگر آپ کے مدرسے کے تعلق سے کوئی اہم بات یا ضروری معلومات رہ گئی ہوں تو آپ ضرور اس سے واقف کرائیں تاکہ اس سلسلے کو اور بہتر و منظم انداز میں آگے بڑھایا جاسکے۔ اس کے آئندہ ایڈیشن میں ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ممکن حد تک مدارس و مکاتب کے بانیان، نظماء و صدور کا مختصر تعارف و تذکرہ اور وہاں کے نامور مستفیدین کا تذکرہ بھی کیا جائے نیز مدارس و مکاتب کے دوسرے تاریخی پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا جائے۔ اللہ رب العالمین عزیز موصوف کی کاوش کو قبول فرمائے اور انھیں مزید علمی و دینی اور جماعتی خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین!

والسلام علیکم ورحمة الله وبركاته

دعاؤں کا طالب

جمشید عالم عبد السلام سلفی

خادم جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر

۱۰/ جنوری ۲۰۲۲ء

عرضِ مرتب

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین نبینا محمد وآلہ وأصحابہ أجمعین، امابعد :

کسی بھی قوم کی کامیابی، فوز و فلاح اور تعمیر وترقی کا پہلا زینہ تعلیم ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ کے مقدس کتاب کی پہلی وحی اسی تعلیم کے حوالے سے نازل ہوئی، جس میں نبی کریم ﷺ کے ذریعہ پوری امت کو حکم دیا گیا کہ ”پڑھو اپنے اس رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔“

مختلف ادوار میں پڑھنے پڑھانے کا طرز اور طریقہ الگ رہا ہو، اس جدا گانہ طرزِ تعلیم سے قطع نظر دور حاضر میں اور اس سے پہلے بھی یہ بات مسلم رہی ہے کہ تعلیم اور حصولِ تعلیم کے لیے مقامِ تعلیم اور جگہ کا ہونا بھی نہایت ضروری اور بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی اہمیت کے پیش نظر اپنے اصحاب کو شرعی علوم کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک خاص جگہ کا انتخاب کیا تھا، جسے ”صفہ“ کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہی مقامِ صفہ تاریخِ اسلام کی پہلی یونیورسٹی ہے۔ کتاب و سنت کی تعلیم کے لیے درس گاہوں کا انتخاب جہاں اہمیت کا حامل ہے، وہیں منتظم و بانیان کی بھی کافی اہمیت ہے، کیوں کہ وہی اس بنیاد کی پہلی اینٹ تسلیم کیے جاتے ہیں، جن کے ذریعہ یہ عظیم الشان کارنامہ انجام پاتا ہے۔

مقامی جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ، ضلع سدھارتھ نگر کے ذمہ داران کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ اپنے حلقہ میں پائے جانے والے تمام مکاتب و مدارس اہل حدیث کی ایک تاریخ مرتب کی جائے، تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے مکاتب و مدارس اہل حدیث کی تاریخ محفوظ ہو جائے اور منتظمین وبانیانِ مدارس کے متعلق صحیح

جانکاری ان کے سامنے آسکے، جس کے ذریعہ مستقبل میں وہ بھی اپنے اندر اس طرح کے کارنامے انجام دے سکیں اور اپنے بزرگوں کی لگائی پود کو بحسن و خوبی آگے بڑھا سکیں۔اس اہم کام کی تکمیل کی ذمہ داری مجھ ناچیز کو سونپی گئی، میری محنت و کاوش آپ قارئین کے حوالے ہے۔ اس کام کے لیے سب سے پہلے میں نے اپنے حلقہ کے بیش تر مواضعات و مدارس کا دورہ کیا اور مکاتب و مدارس کا معائنہ و مشاہدہ کرنے کے بعد دوبارہ متعلقہ مدارس کے مواضعات کے بڑے بزرگوں، ذمے داروں، اساتذۂ کرام اور صدر مدرسین سے معلومات کی فراہمی کے لیے برابر رابطہ کرتا رہا، اس سلسلے میں ہمارے ہم رکاب ذمہ دارن نے بھی بھر پور میرا ساتھ دیا اور ہر طرح کی معلومات فراہم کیں۔اللہ سبھی لوگوں کو اجر جزیل سے نوازے۔آمین!

اس سلسلے میں تمام مکاتب و مدارس کی مطلوبہ معلومات میں شفافیت کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے تاکہ کسی مدرسہ کے متعلق غلط معلومات مندرج نہ ہونے پائیں۔ساتھ ہی جن مدرسوں کے تعلق سے گفتگو کی گئی ہے ان کی موجودہ تصویریں بھی فراہم کی گئی ہیں اور پورے احتیاط کے ساتھ اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ غلط معلومات درج نہ ہو سکیں، اسی لیے مدارس کے ذمے داران اور وہاں کے سرکردہ مقامی افراد سے بار بار رابطہ کرکے جانکاری حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، پھر بھی ہزار کوشش کے باوجود خطا و نسیان کا امکان ہے، ممکن ہے معلومات حیطہ تحریر میں لاتے وقت مجھ سے لکھنے میں چوک ہوئی ہو یا پھر معلومات کی فراہمی میں متعلقہ افراد نے کتر بیونت سے کام لیا ہو یا کسی مدرسے کے تعلق سے کوئی اہم بات ذکر کرنے سے رہ گئی ہو، اس لیے قارئین کرام سے بصد احترام گزارش اور عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر کہیں بھی اس طرح کی خامی اور نقص نظر آئے تو ضرور باخبر کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں مافات کی

تلافی اور اصلاح کی جا سکے۔

اللہ رب العالمین کا بے پایاں شکر و احسان ہے کہ مجھ ناچیز کے ذریعہ اس کام کی تکمیل ہوئی، میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے بعد اپنے ان تمام احباب و اخوان کا شکر گزار ہوں، جنھوں نے میرے اس کام میں کسی بھی طرح کا کوئی تعاون کیا اور مدارس کے تعلق سے معلومات فراہم کیں، بالخصوص نظمائے مدارس، اساتذۂ کرام اور صدر مدرسین کا بصمیم قلب شکر گزار ہوں، میرے مربی و محسن جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے ناظم فضیلۃ الشیخ مولانا جمشید عالم عبد السلام سلفی حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کام میں ہر طرح سے میری مدد کی اور غیر معمولی رہنمائی فرمائی، ضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر اور حلقہ کی جمعیت کے نائب ناظم فضیلۃ الشیخ مولانا سعود اختر عبدالمنان سلفی حفظہ اللہ اور ضلعی جمعیت کے ناظم اعلیٰ فضیلۃ الشیخ مولانا وصی اللہ عبد الحکیم مدنی حفظہ اللہ کا بھی شکر گزار ہوں، جنھوں نے میرا حوصلہ بڑھایا اور ہر طرح سے متعاون رہے۔ میں اپنے استاذ مکرم فضیلۃ الشیخ مولانا محمد ہاشم سلفی حفظہ اللہ (ناظم جمعیت اہل حدیث حلقہ نوگڑھ) کا بھی شکر گزار ہوں، جنھوں نے ابتدا ہی سے میری خامیوں کو اجاگر کرتے ہوئے میری اصلاح فرمائی اور ہر میدان میں میرا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مشائخ واحباب کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے اور ہماری قوم کے نونہالوں، نوجوانوں اور جیالوں کو اپنے بزرگوں کی عقیدت و محبت، ادب واحترام اور ان سے بے لوث محبت کی توفیق دے۔ آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبد الرشید محمد فاروق سلفی

نائب ناظم: جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر

رابطہ نمبر : ۹۹۱۹۶۴۹۳۴۸ / arasheedsalafi@gmail.com

۱ - المعہد الاسلامی بحر العلوم

انتری بازار، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر، یوپی   سن تاسیس: ۱۹۰۲ء

یہ ہماری جماعت کا قدیم ترین ادارہ ہے، پورے علاقے میں اسے مرکزی حیثیت حاصل تھی، یہی وجہ ہے کہ اسے سنٹر کے نام سے جانا جاتا تھا اور اب بھی اس کی ایک اہم حیثیت برقرار ہے۔ اس کی تاسیس ۱۹۰۲ء میں علامہ سید عابد علی رحمہ اللہ کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ تاسیس کے بعد مولانا محمد زماں رحمانی رحمہ اللہ نے اس کی تعلیمی تعمیر وترقی میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، بفضلِ الٰہی اور اپنی شبانہ روز کوششوں سے اسے اپنے خونِ جگر سے سینچا اور مدرسے کو ترقی کے بامِ عروج پر پہنچا دیا، ان کے معاون خصوصی مولانا فتح محمد رحمہ اللہ تھے، جو مدرسے کے مبلغ وسفیر کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان دونوں بزرگوں نے ترائی اور دیہی علاقوں میں دین کی خوب خوب تبلیغ کی، آج بھی بڑے بزرگ ان کا تذکرہ بڑی عزت واحترام سے کرتے ہیں۔ یہ مدرسہ پہلے گاؤں کی جامع مسجد سے متصل چلتا تھا، پھر اسے مستقل طور پر گاؤں سے باہر منتقل کیا گیا، زمین وغیرہ کی فراہمی موہن کولہ کے معروف دینی مزاج کے حامل اور سخی انسان جناب عباس مہتو رحمہ اللہ نے کیا اور پوری فراخ دلی دکھائی، بلکہ انھیں کی ذاتی زمین میں اس گاؤں کی عید گاہ اور قبرستان بھی ہے۔ اس مدرسے کی تعمیر وترقی میں موہن کولہ کے عباس مہتو اور ان

کے فرزندِ ارجمند ابو شحمہ خاں رحمہ اللہ، گنجہڑا کے حاجی قصاص الحق خاں رحمہ اللہ، دھنورہ مستحکم کے جناب عبد المجید رحمہ اللہ کے خاندان والوں اور مجھنی کے مولانا محمد الیاس خاں حفظہ اللہ کے خاندان والوں نے خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ہر طرح سے مدرسے کا ساتھ دیا اور مدرسے کو خوب ترقی دی، اسی دور میں یہاں دورہ تک کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا تھا۔ یہاں ہمیشہ شر پسند عناصر کی طرف سے کچھ نہ کچھ خلفشار ہوتا رہتا تھا، جس کو سلجھانے اور حالات کو معمول پر لانے کے لیے موہن کولہ اور مجھنی ہی کے رؤساء اکٹھا ہوتے تھے۔ ایک زمانے تک گنجہڑا کے حاجی قصاص الحق رحمہ اللہ کے فرزند الحاج محمد عمر خاں حفظہ اللہ اس کے خازن رہے ہیں اور موجودہ وقت میں بھی یہی اس کے خازن ہیں اور مدرسے کے کافی متعاون بھی ہیں، ان کے والد محترم نے مدرسے کے لیے کچھ زمین بھی وقف کی ہے، اسی طرح دھنورہ کے جناب عبد المجید رحمہ اللہ کے خاندان والوں نے بھی قریب دو.بیگھہ زمین وقف کی ہے، جس کی پیداوار کا حصہ مدرسے میں آتا رہا ہے۔ گاؤں کے بڑے بزرگوں کے بقول انتری بازار گاؤں میں بھی مدرسے کی کافی کچھ زمینیں مدرسہ کے لیے وقف تھیں، مگر افسوس کہ اس وقت وہ سب کی سب ناپید ہیں اور صرف زبانوں تک محدود ہیں، اللہ جانے کس طرح اور کن بنیادوں پر لوگوں نے اسے ہتھیا لیا، پھر بھی گاؤں سے پورب جانب اور قبرستان سے اتر کی طرف ساڑھے چار.بیگھہ پر مشتمل مدرسے کی آراضی ہے، جس میں ساگون اور آم کا درخت لگایا گیا ہے۔ اللہ اس کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

گاؤں کے اساتذہ میں سے مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ نے تقریباً پوری زندگی اسی مدرسے کی تدریس میں گزار دی، اکثر لوگوں کی دو دو تین تین نسلیں ان کے شاگرد ہیں، اسی کے ساتھ اس کے قدیم اساتذہ میں سے ماسٹر الحاج محمد ابراہیم اور ماسٹر شمس الحق حفظہما اللہ ہیں، جنھوں نے اپنی عمرِ عزیز کا تقریباً بیش تر حصہ اسی مدرسے میں گزارا ہے، ماسٹر شمس الحق حفظہ اللہ پیرانہ

سالی کے شکار ہیں، پھر بھی مدرسے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ کو دینیات وغیرہ پڑھانے میں کافی مہارت حاصل تھی جب کہ ماسٹر شمس الحق صاحب حساب وغیرہ پڑھانے میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ ناچیز عبد الرشید سلفیؔ بھی چودہ سالوں سے اس مدرسے کے ساتھ وابستہ ہے اور دس سالوں سے اس کی صدر مدرسی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔

مشاہیر اہلِ علم مثلاً مولانا شکر اللہ رحمہ اللہ ٹکریاوی، بقیۃ السلف مولانا عبد الغفور بسکوہری ملا فاضل رحمہ اللہ، حافظ نذیر قنوجی رحمہ اللہ، معلمِ قرآن مولانا محمد ابراہیم رحمانی حفظہ اللہ وغیر ہم نے یہاں درس و تدریس کا فریضہ انجام دیا اور بہت سی نابغۂ روزگار ہستیوں کو پیدا کیا۔ اس مدرسے کے مستفیدین کی ایک بڑی تعداد ہند و بیرونِ ہند میں پھیلی ہوئی ہے، شیخ الحدیث مولانا عبد الحنان فیضیؔ رحمہ اللہ، مصلحِ جماعت مولانا عابد علی رحمانیؔ کے فرزند ارجمند ڈاکٹر سید سعید احسن عابدیؔ ازہریؔ، مشہور شاعر عبد الرؤف حیرت بستویؔ، ابو الکلام آزاد اسلامک اویکننگ سینٹر دہلی کے بانی و مؤسس مولانا عبد الحمید رحمانی رحمہ اللہ، جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الجامعہ مولانا محمد مستقیم سلفیؔ حفظہ اللہ و سابق شیخ الجامعہ مولانا نعیم الدین مدنی رحمہ اللہ، مفکرِ جماعت مولانا عبد المنان سلفیؔ رحمہ اللہ اور ان کے ہم سبق مولانا اصغر علی اثریؔ رحمہ اللہ بھٹ پرا، ضلعی جمعیت اہلِ حدیث سدھارتھ نگر کے موجودہ ناظمِ عمومی مولانا وصی اللہ عبد الحکیم مدنیؔ حفظہ اللہ جیسی ذی علم شخصیات نے یہاں سے تعلیم حاصل کی ہیں، مگر اس وقت مختلف سرد و گرم حالات کے بعد یہاں صرف درجہ ہفتم تک کی تعلیم ہوتی ہے۔

اِدھر چار سالوں سے یہاں طالبات کے لیے علاحدہ طور پر جماعتِ ادنیٰ سے لے کر جماعتِ رابعہ تک کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے، جہاں بچیوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں سلائی کڑھائی اور دست کاری بھی سکھائی جاتی ہے۔

معہد کے موجودہ رجسٹرڈ ناظم جناب محمد ظفر خاں صاحب ہیں اور صدر مدرس راقم السطور

عبد الرشید محمد فاروق سلفیؔ ہے۔ فی الحال طلبہ و طالبات کی تعداد تقریباً ساڑھے پانچ سو ہے اور بارہ اساتذۂ کرام و معلمات تدریسی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ کمروں کی تعداد تیرہ ہے، ساتھ ہی پچاس بائی پچاس اسکوائر فٹ کی مسجد بھی ہے۔ مدرسے کی اپنی لائبریری ہے، جس میں تقریباً پانچ سو کتابیں ہیں، ایک دور تھا کہ کتابوں کے ناطے سے اس کی لائبریری کافی وسیع و کشادہ تھی، مگر اب تو سب دست بردِ زمانہ کی شکار ہو چکی ہیں۔

اس مدرسے کی آمدنی کا ذریعہ عمومی طور پر عام صدقات و خیرات ہیں، تاہم مدرسے کے پاس پندرہ عدد تجارتی کمرے بھی ہیں، جو بطور دوکان کرائے پر دیے گئے ہیں، ان سے بھی کچھ آمدنی ہو جاتی ہے اور مدرسے کے گراونڈ میں ہفتے میں دو دن اتوار اور بدھ کو بازار بھی لگتا ہے، جس سے دوکان والوں سے بازار بیٹھکی کے طور پر کچھ آمدنی ہو جاتی ہے۔ یہی اس کی آمدنی کے ذرائع ہیں۔

فی الحال مدرسے کی عمارت کافی قدیم اور جرجر ہے، اسے از سرِ نو تعمیر کرنے کی سخت ضرورت ہے، عرصہ سے ذمہ دارانِ معہد پرانی عمارت کی جگہ نئی بلڈنگ بنانے کے پلان میں ہیں، دیکھیے کب ان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو گا۔

ناظم محمد ظفر خاں: ۹۴۵۲۶۰۵۲۱۰، پرنسپل عبد الرشید سلفیؔ : ۹۹۱۹۶۴۹۳۴۸

۲ - مدرسہ نور الاسلام

رومندئی، پرسا، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۱۹۶۱ء

اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۶۱ء میں گاؤں کے معزز بزرگوں کی کوششوں سے رکھی گئی اور پورے گاؤں والوں نے اس کی تعمیر وترقی میں حصہ لیا۔

حالیہ دور کے اعتبار سے مدرسے کی عمارت اور اس کا بنیادی ڈھانچہ بہت عمدہ ہے، اس میں ایک بڑا ہال اور دس کمرے ہیں اور اس سے متصل ہی جامع مسجد ہے۔ عمارت کافی عمدہ و دیدہ زیب ہے اور کمرے نہایت کشادہ ہیں۔ مسجد اور مدرسے کے درمیان میں ایک وسیع گراؤنڈ بھی ہے۔

فی الحال یہاں درجہ پنجم تک کی تعلیم ہوتی ہے، سات اساتذۂ کرام تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں اور طلبہ و طالبات کی تعداد دو سو سے کچھ زائد ہے۔ اس کے موجودہ ناظم مولانا بدیع الزماں سلفؔی حفظہ اللہ ہیں، جب کہ کئی سالوں سے مولانا عبد اللہ صاحب سلفؔی حفظہ اللہ یہاں صدارت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، گاؤں والے آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں اور آپ پر خوب محبتیں نچھاور کرتے ہیں۔

مولانا بدیع الزماں سلفؔی : ۸۸۵۳۳۲۱۸۳۸، مولانا عبد اللہ سلفی: ۹۹۸۴۵۱۵۰۲۴

۳- مدرسہ عین العلوم

امھوا، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　　　　سن تاسیس: ۱۹۶۴ء

ایک اندازے کے مطابق اس مدرسے کی بنیاد تقریباً ۱۹۶۴ء میں جناب شاہ محمد بن دریاؤ رحمہ اللہ اور گاؤں کے دیگر بزرگوں کے ہاتھوں رکھی گئی۔ پہلے یہ مدرسہ امھوا کے بجائے جیت پور سے متصل ندی کے کنارے ایک چھپر میں چل رہا تھا، ندی کے کٹاؤ کی وجہ سے کچھ دنوں بعد اسے امھوا میں منتقل کر دیا گیا۔

مدرسہ کی موجودہ عمارت نہایت پختہ ہے اور کشادہ گراونڈ کے ساتھ ایک ہال، چار وسیع کمروں اور ایک بڑے ہال پر مشتمل ہے، اس سے ملحق گاؤں کی عید گاہ اور مسجد بھی ہے۔

فی الحال یہاں اطفال سے درجہ پنجم تک کی تعلیم ہوتی ہے اور تین اساتذۂ کرام طلبہ و طالبات کی تعلیم پر مامور ہیں اور ایک سو پچاسی بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے موجودہ ناظم جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے موجودہ امیر اور معروف علمی شخصیت مولانا شفیع اللہ مدنی حفظہ اللہ ہیں، جب کہ منتظمہ کمیٹی کے صدر سیٹھ شکیل احمد صاحب مرزا ہیں اور اس کے صدر مدرس مدرسہ کے قدیم ترین استاد ماسٹر محمد مصطفیٰ انصاری حفظہ اللہ ہیں۔

مولانا شفیع اللہ مدنی : ۷۳۹۸۳۸۲۵۳۹، ماسٹر محمد مصطفیٰ انصاری : ۸۸۷۴۳۲۶۳۲۵

۴ - مدرسہ اسلامیہ خیر العلوم

مدھواپور کلاں، بڑرا، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۱۹۶۴ء

مدرسہ اسلامیہ خیر العلوم کا قیام ۱۹۶۴ء میں ہوا، اس کے مؤسس وبانی اس علاقہ کی معروف شخصیت جناب الحاج خیر اللہ رحمہ اللہ ہیں، انھیں کے نام پر اس مدرسے کا نام خیر العلوم رکھا گیا ہے۔ ابتداء قیام کے شروعاتی دور میں اس کے بانی الحاج خیر اللہ رحمہ اللہ ہی مدرسے کو چلاتے تھے اور اخراجات خود ہی برداشت کرتے تھے، بلکہ اس مدرسہ کے علاوہ ناگاپار، مہادیو بزرگ اور سون برسا وغیرہ مواضعات میں قائم مدرسوں کے جملہ اخراجات کا انتظام بھی یہی کرتے تھے اور دیگر اہلِ مدارس کی بھی مدد کرتے تھے۔ موصوف کے انتقال کے بعد مدرسہ چلانے کی ذمہ داری پورے گاؤں والوں نے لی۔ اس وقت مدرسے کے موجودہ ناظم جناب عبد اللطیف صاحب ہیں اور صدر مدرس مولانا شفاعت اللہ صاحب قاسمی ہیں۔

اس مدرسہ کے بانی جناب خیر اللہ رحمہ اللہ کے بارے میں گاؤں ہی کے ایک بزرگ نے یہ خبر دی کہ وہ بڑے فیاض آدمی تھے، جس طرح اللہ نے انھیں مال سے نوازا تھا اسی طرح وہ دینی معاملات میں خرچ بھی کرتے تھے، علاقہ وجوار کے مکاتب کی تعمیر وترقی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، انھوں نے اپنے مدرسہ میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ جو کوئی بچہ پارۂ عم مکمل سنائے گا

اسے دو ہزار روپے اپنے جیب سے دیں گے، نصف پارہ سنانے کی صورت میں ایک ہزار اور پاؤ پارہ سنانے کی صورت میں پانچ سو روپے، یہ صرف اعلان نہیں تھا، بلکہ سنانے والوں کو نوازتے بھی تھے۔ یہ ۱۹۸۰ء کی بات ہے جب کہ دو ہزار روپے میں ایک بیگھہ زمین مل جایا کرتی تھی۔

ابتدائی دور میں مدرسہ گاؤں کے اندر دو کمروں پر مشتمل تھا، جیسا کہ تصویر میں قدیم و جدید دونوں بلڈنگوں کو دیکھا جا سکتا ہے، لیکن بعد میں طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے حساب سے جگہ ناکافی ثابت ہوا تو گاؤں والوں نے گاؤں سے باہر لبِ روڈ وہاں کی جامع مسجد سے متصل ہی مسجد کے بیرونی حصے میں ہال نما شکل میں مدرسے کی عمارت بنوائی اور مدرسہ یہیں منتقل کر دیا گیا، تصویر میں دونوں جگہ کی تصویریں دی گئی ہیں۔ جب کہ مدرسہ کی اس جدید عمارت کے اوپر برائے نسواں تعمیری کام جاری ہے اور مستقبل میں شعبۂ نسواں کھولنے کا ارادہ ہے۔ فی الحال یہاں طلبہ کی تعداد تین سو کے قریب ہے اور چار اساتذۂ کرام تدریسی خدمات کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

ناظم عبد اللطیف:۹۳۹۲۲۲۸۰۴۰۷، مولانا شفاعت اللہ:۸۸۵۳۶۶۷۹۸۷

۵ - مدرسہ محمدیہ سلفیہ

دھنورہ مستحکم، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۱۹۶۵

مدرسہ محمدیہ سلفیہ دھنورہ مستحکم کا قیام بقیۃ السلف مولانا عبد الغفور صاحب بسکوہری رحمہ اللہ کی کوششوں سے عمل میں آیا، پہلے یہ مدرسہ ایک چھپر تلے چلتا تھا اور پھر ۱۹۶۵ء میں باقاعدہ مسجد کے اندر اس کا وجود عمل میں آیا۔

جیسا کہ بتایا گیا کہ ابتداءِ قیام کے وقت یہ مدرسہ چھپر میں چلتا تھا اور پھر گاؤں کی مسجد میں چلنے لگا تھا، لیکن ابھی چند سالوں پیش تر حاجی عبد المنان حفظہ اللہ صاحب کی زمین میں گاؤں سے باہر مغربی جانب مدرسے کی تعمیرِ جدید کروائی گئی ہے، لیکن اِدھر لاک ڈاؤن کے بعد دوبارہ پھر سے مدرسہ مسجد ہی کے بالائی حصے پر چل رہا ہے، پہلے یہاں تین اساتذۂ کرام تعلیم پر مامور تھے اور درجہ ششم تک تعلیم ہوتی تھی، مگر اس وقت لاک ڈاؤن کے بعد چند وجوہات کی وجہ سے صرف ایک ہی استاد تعلیم دے رہے ہیں اور درجہ پنجم تک تعلیم ہو رہی ہے، جب کہ طلبہ و طالبات کی تعداد سو کے قریب ہے۔

اس مدرسہ کے موجودہ ناظم الحاج محمد عمر خاں بن عبد الغفار حفظہ اللہ ہیں اور مولانا عبد القدوس سراجیؔ صاحب اس کے مدرس وصدر مدرس ہیں۔

حاجی محمد عمر خاں: ۹۷۹۲۲۵۱۸۲۵، مولانا عبد القدوس سراجی: ۶۳۹۰۲۱۱۹۷۴

٦ - مدرسہ مصباح العلوم

راماپور، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۱۹۶۵

اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۶۵ء میں رکھی گئی تھی، ایک مدت تک مدرسہ غیر پختہ عمارت میں چلتا رہا، پھر الحاج محمد منیب سیٹھ حفظہ اللہ نے اس کی ذمہ داری سنبھالی اور مدرسے کو نئی جہت دی۔ ایک دور تھا کہ حاجی صاحب علاقہ وجوار کے بیش تر مدارس کے سرپرست مقرر ہوئے اور اخلاقی طور پر ہر ایک مدرسے کی بھرپور مدد کی، آپ نے اکیلے ہی اس مدرسے کی تعمیر جدید کرائی، جس میں ایک طویل کمرہ اور وسیع برآمدہ تھا اور مکمل طور پر خود ہی اس کے اخراجات برداشت کرتے رہے۔ کئی سالوں بعد دوبارہ ۲۰۱۹ء میں راقم عبد الرشید سلفؔی اور حاجی صاحب کے فرزند ارجمند جناب پردھان ابوالکلام صاحب کی مسلسل جدوجہد سے مولانا عبد القیوم محمد شفیع مدنؔی بستوی حفظہ اللہ نے ایک عالی شان جامع مسجد کی تعمیر کے ساتھ مؤذن خانہ اور ایک کمرہ برائے استاد تعمیر کروانے کی منظوری دی اور حالات کچھ ایسے ہوئے کہ راقم کو نظامت سے استعفیٰ دینا پڑا اور جناب مطیع اللہ صاحب کی سرپرستی میں گاؤں کے مخیرین حضرات کی کوششوں سے دوبارہ مدرسے کی تعمیر جدید ہوئی۔ اس کے خصوصی معاونین میں جناب بابو حسن سیٹھ اور جناب سیٹھ زبیر احمد صاحبان قابلِ ذکر ہیں۔

بروقت مدرسہ ایک کمرہ، دو بڑے ہال اور ایک وسیع برآمدے پر مشتمل ہے، اس سے

متصل ہی گاؤں کی شاندار جامع مسجد ہے، دونوں کا فیلڈ ایک ہی ہے، جہاں عید کی نماز بھی ادا کی جاتی ہے۔ دو اساتذہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، بچوں کی مجموعی تعداد ایک سو چالیس ہے۔ اس کا رجسٹرڈ ناظم راقم الحروف ہے جب کہ اس کے موجودہ کارگزار ناظم مطیع اللہ صاحب ہیں اور صدر مدرس مولانا جاوید احمد جامعؔی ہیں۔

مطیع اللہ:۸۰۰۲۷۵۶۰۶۳۰، مولانا جاوید احمد جامعی:۰۵۰۷۲۰۶۴۵۸

۷ - مدرسہ نورالہدیٰ

ندولیا، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس : ۱۹۶۸ء

مدرسہ نورالہدیٰ ندولیا کا قیام ۱۹۶۸ء میں ہوا، اس کے بانی موجودہ پردھان جناب عطاء اللہ صاحب کے والد محترم جناب رحمت اللہ رحمہ اللہ ہیں۔ مدرسہ چھ کمروں پر مشتمل ہے، درجہ پنجم تک تعلیم ہوتی ہے، فی الحال چار اساتذۂ کرام تعلیم پر مامور ہیں، جب کہ لاک ڈاؤن سے پہلے چھ اساتذۂ کرام کی خدمات حاصل تھیں، بچوں کی تعداد دو سو کے قریب ہے۔ اس کے حالیہ ناظم محمد یار صاحب ہیں اور منتظمہ کمیٹی کے صدر مولانا مطیع اللہ ندوی ہیں۔ ماسٹر امتیاز احمد انصاری صاحب اس مدرسے کے قدیم ترین استاد ہونے کے ساتھ ساتھ صدر مدرس بھی ہیں۔

ناظم یار محمد : ۹۸۶۹۱۸۴۷۸۶، ہیڈ ماسٹر امتیاز احمد انصاری:۹۵۵۴۴۳۲۵۷۰

۸ - مدرسہ سراج العلوم

جوڑی کوئیاں، اُدے راج گنج کُھرہریا، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: ۱۹۷۰ء

اس مدرسے کی بنیاد اس علاقہ کے مشہور معالج جناب ڈاکٹر سمیع اللہ رحمہ اللہ سمیت عباس علی، محمد ادریس، ابو القاسم اور حاجی ضیاء الدین رحمہم اللہ وغیرہم نے ۱۹۷۰ء میں رکھی اور جناب سمیع اللہ رحمہ اللہ تاحیات اس کی خدمت کرتے رہے۔ مدرسہ دو منزلہ عالی شان عمارت کی شکل میں ہے اور اس میں آٹھ کمرے ہیں۔

بروقت اطفال سے درجہ پنجم تک یہاں تعلیم ہوتی ہے، اسی سال سے یہاں درجہ ششم سے درجہ ہشتم تک شعبۂ نسواں کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے، جو اسی مدرسے کے تحت چل رہا ہے، طلبہ و طالبات کی تعداد ڈھائی سو ہے اور سات اساتذۂ کرام تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یہ اس علاقے کا ممتاز دینی ادارہ ہے، نظم و نسق کافی عمدہ ہے۔

فی الحال اس کی دیکھ ریکھ اس کے موجودہ ناظم جناب سعود خاں صاحب حفظہ اللہ سمیت حاجی حیدر علی، سیٹھ محمود اور جناب حمید اللہ حفظہم اللہ وغیرہم کر رہے ہیں اور اس کے صدر مدرس مولانا ذبیح اللہ عالیاوی صاحب حفظہ اللہ ہیں، بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مولانا کافی تگ و دو کر رہے ہیں۔

ناظم سعود خاں : ۹۸۴۵۵۹۱۰۹۲، صدر مدرس مولانا ذبیح اللہ: ۶۰۷۵۰۱۳۹۳۷

۹ - مدرسہ تعلیم الدین

برینیاں، نکاہی، سدھارتھ نگر　　　　　سن تاسیس: تقریباً ۱۹۷۰ء

مدرسہ تعلیم الدین برینیاں کا قیام تقریباً ۱۹۷۰ء میں ایک چھپر میں ہوا۔ انتری بازار کے میاں صاحب کی تحریص ورغبت دلانے پر الحاج زین اللہ صاحب نے یہاں تعلیمی سلسلے کا آغاز کرایا اور اس کے پہلے مدرس انتری بازار کے میاں صاحب رحمہ اللہ منتخب ہوئے اور پھر چند سالوں بعد ہی مدرسے کو پختہ عمارت میں تبدیل کیا گیا۔ حالیہ وقت میں چوں کہ مدرسے کی عمارت کافی پرانی اور بوسیدہ تھی، جس میں تین کمرے اور ایک برآمدہ تھا، اس لیے فی الحال تعمیرِ جدید کا کام بڑے زور وشور سے ہو رہا ہے، جس میں سات کمرے نکالے جارہے ہیں، تعمیری کام ہونے کی وجہ سے تعلیمی سلسلہ چند دنوں تک کے لیے منقطع تھا، مگر اس وقت تعلیمی سلسلہ جاری ہے اور تعمیر بھی تقریباً تکمیل کے قریب ہے، جناب سیٹھ نثار احمد صاحب حفظہ اللہ ان دنوں اس کی تعمیر اپنی نگرانی میں کروا رہے ہیں۔

عام طور پر یہاں تین اساتذۂ کرام کی نگرانی میں درجہ پنجم تک ڈیڑھ سو بچے اور بچیاں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے تھے، مگر فی الحال بچوں کی تعداد سو کے قریب ہے۔ اس کے موجودہ ناظم جناب زبیر احمد صاحب سابق پردھان ہیں اور اس کے اہم ذمہ داروں میں سے ایک حاجی نثار احمد صاحب بھی ہیں۔

نثار احمد صاحب کا رابطہ نمبر: ۹۸۲۰۲۰۲۳۹۶

۱۰ - مدرسہ اسلامیہ مصباح العلوم

مجھون، اہنٹری، سدھارتھ نگر سن تاسیس: تقریباً ۱۹۷۰ء

یہ مدرسہ کافی قدیم ہے، ایک اندازے کے مطابق اس کا سن قیام ۱۹۷۰ء ہے۔ مدرسے کا قیام گاؤں والوں کے عمومی چندے سے عمل میں آیا، جب کہ مدرسہ کے بے حد خیر خواہ حاجی محمد سعی رحمہ اللہ تھے، جنھوں نے مدرسے کو اپنی زندگی میں کافی ترقی دی اور ہر طرح سے اس کا تعاون کرتے رہے۔

اس مدرسہ کے رجسٹرڈ ناظم جناب جلال الدین صاحب ہیں، مگر موجودہ وقت میں مدرسے کی دیکھ ریکھ خزانچی جناب سمیع اللہ صاحب کے سپرد ہے، یہی اس کے منتظم کار ہیں۔ مدرسہ تین کمروں، ایک وسیع ہال، ایک کشادہ برآمدہ اور کافی وسیع ترین فیلڈ پر مشتمل ہے، عمارت کافی مضبوط اور دیدہ زیب ہے۔ اطفال سے پنجم تک تعلیم ہوتی ہے۔ طلبہ و طالبات کی مجموعی تعداد ایک سو اٹھارہ ہے اور تین اساتذۂ کرام تعلیمی خدمات پر مامور ہیں۔ مدرسے کے جملہ اخراجات کو گاؤں ہی کے افراد برداشت کرتے ہیں، یہاں خارجی چندہ نہیں ہوتا ہے۔ یہاں کے قدیم استاد مولانا محمد مستقیم قاسمی حفظہ اللہ اس مدرسے کے صدر مدرس ہیں، تقریباً پینتیس سالوں سے مولانا یہاں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

خزانچی سمیع اللہ: ۸۹۵۳۴۸۵۹۴۰، صدر مدرس محمد مستقیم قاسمی : ۸۱۷۴۸۹۱۴۴۰

۱۱ - مدرسہ نورالعلوم

گنگواں چھپیا، ڈبرا، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس : ۱۹۸۰ء

اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۸۰ء میں جناب نیتا عبد الرؤف صاحب کے بدست رکھی گئی اور مدرسہ مکمل طور پر انھیں کی زمین میں ہے۔ مدرسے کا رجسٹرڈ نام "دار التوحید" ہے جب کہ "نورالعلوم" کے نام سے جناب تبارک حسین صاحب چلا رہے ہیں اور اسی نام سے جانا بھی جاتا ہے۔ مدرسہ ایک کمرہ و بر آمدہ پر مشتمل ہے، پڑھانے والے مدرس ایک ہیں، اطفال سے پنجم تک کی تعلیم کا انتظام ہے، بچوں کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔ اس مدرسے کے استاد مولانا انور علی صاحب مدرس و صدر مدرس ہیں۔

ناظم تبارک حسین صاحب: ۹۹۱۹۸۰۶۲۳۷

۱۲ - مدرسہ انجمن اسلامیہ

ببھنی بازار، ڈبرا، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۱۹۸۳ء

اس مدرسے کا باقاعدہ قیام ۱۹۸۳ء میں مولانا محمد یعقوب رحمہ اللہ کے ذریعہ ہوا، آپ رحمہ اللہ آبائی طور پر انتری بازار، سدھارتھ نگر کے رہنے والے ہیں، یہاں آپ کی آمد ۱۹۸۳ء سے پہلے ہوئی اور آپ نے سب سے پہلے ایک چھپر تلے تعلیم کا آغاز کیا، چھپر میں تعلیمی سلسلہ شروع ہونے کے بعد ۱۹۸۳ء میں اس مدرسے کی بنیاد رکھی گئی اور مدرسے کا نام "ضیاء العلوم" منتخب کیا گیا۔ وہاں کے لوگوں کے بقول چند سالوں بعد اس مدرسے کا نام "مدرسہ انجمن اسلامیہ" رکھا گیا، لیکن کب اور کیوں رکھا گیا اس کی حتمی وجہ اور یقینی تاریخ نہیں معلوم ہو سکی۔ بہرحال اس وقت یہ "مدرسہ انجمن اسلامیہ" ببھنی بازار کے نام سے معروف ہے۔

قیام کے چند ہی دنوں بعد اس مدرسے نے اتنی ترقی حاصل کرلی کہ پورے علاقہ و جوار کے لوگ اس مدرسے کی جانب متوجہ ہوئے اور علاقہ میں واحد درس گاہ ہونے کے ناطے بلا تفریق مذہب و ملت اور مسلم و غیر مسلم سبھی لوگ اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بھیجنے لگے۔ یہاں ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۲ء میں صرف غیر مسلم طلبہ کی تعداد کم و بیش چار سو کے قریب تھی اور مسلم طلبہ اس کے علاوہ تھے۔ طلبہ کی تعداد کے لحاظ سے جب جگہ تنگ پڑنے لگی تو مولانا یعقوب رحمہ اللہ نے دوسری

جگہ مدرسہ کے نام سے زمین خرید کر گاؤں کے لوگوں کی مدد سے مدرسہ منتقل کیا اور ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد بھی کیا اور اسی موقع پر اپنی خواہش ظاہر کی کہ پرانے مکتب کو نسواں کے لیے مخصوص کر دیا جائے، مگر مولانا کی زندگی نے وفا نہیں کی اور کچھ ہی دنوں بعد مولانا کی طبیعت اس قدر بگڑی کہ آپ شوگر، بلڈ پریشر اور ہارٹ کے مستقل مریض ہوگئے اور اپنا خواب شرمندۂ تعبیر ہونے سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہوگئے، بہرحال گاؤں والوں کی مدد سے ان کے ایک شاگرد مولانا ممتاز احمد جامعی نے شعبۂ نسواں کی بناڈالی، جس کا تذکرہ آگے آئے گا۔ واضح رہے کہ مولانا یعقوب رحمہ اللہ اپنا آبائی گاؤں ترک کرکے مستقل طور پر یہیں آباد ہوگئے تھے۔

اس وقت مدرسے کی نظامت جناب محمد خلیل صاحب سنبھال رہے ہیں اور اس کے صدر مدرس مولانا عبارت حسین فلاحی صاحب ہیں۔ کمروں کی تعداد آٹھ ہے، وسیع میدان بھی ہے اور اساتذہ کی تعداد چھ ہے۔ اطفال سے لے کر درجہ پنجم تک تین سو چھیاسٹھ طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

ناظم محمد خلیل : ۶۳۸۸۱۸۷۵۵۳، مولانا عبارت حسین فلاحی: ۹۸۳۸۱۷۷۹۷۶

۱۳ - المعہد الاسلامی انوار العلوم

گنجہڑا، مہتھا بازار، سدھارتھ نگر   سن قیام: ۱۹۸۵ء

یہ ہماری جماعت کا قدیم اقامتی ادارہ ہے، اس کے بانی و مؤسس الحاج محمد یعقوب خاں رحمہ اللہ ہیں اور اس کے ابتدائی استاد مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ ہیں، جو تا عمر اس کی صدارت پر فائز رہے اور مدرسے کی تعمیر و ترقی میں لگے رہے۔ اس مدرسے کے قیام سے پہلے بھی گاؤں میں ایک مکتب سراج العلوم کے نام سے چلتا تھا، مگر اس عربی درس گاہ کے کھلنے کے چند سالوں بعد اسے بند کر دیا گیا ہے اور اب یہی اکیلا مدرسہ وہاں قائم ہے۔

فی الحال یہاں اطفال سے لے کر جماعتِ رابعہ تک کی تعلیم ہوتی ہے نیز شعبۂ حفظ کا بھی علاحدہ انتظام ہے۔ یہ ادارہ جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس سے ملحق ہے، کئی سالوں سے یہاں کے طلبہ جامعہ سلفیہ میں براہِ راست امتحان دے کر وہاں کی سند حاصل کر رہے ہیں اور بہترین نمبرات حاصل کرنے کی صورت میں وہاں تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں "مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنؤ" سے بھی یہ مدرسہ ہائی اسکول تک تسلیم شدہ ہے اور کئی سالوں سے یہاں مولوی و منشی یعنی سکنڈری عربی و فارسی کے فارم بھرائے جاتے ہیں۔

ابھی پانچ سالوں قبل معہد کی دو منزلہ جدید عمارت کافی بہتر انداز میں بنائی گئی ہے، جس کے کمرے نہایت کشادہ ہیں اور آفس و لائبریری اور کانفرنس ہال سمیت سولہ کمروں پر

مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ پرانی عمارت بھی دو بلڈنگ کی صورت میں اپنی جگہ پر برقرار ہے، جس میں اٹھارہ کمرے ہیں، جن میں سے چند کمروں کو چھوڑ کر باقی سب استعمال میں ہیں۔ علاوہ ازیں باورچی خانہ اور حمامات وغیرہ متصل ہی علاحدہ طور پر بنائے گئے ہیں۔ معہد کی بلڈنگ سے متصل ایک منزلہ عالی شان مسجد بھی ہے، جس میں شعبۂ حفظ کی تعلیم ہوتی ہے۔

معہد کے رجسٹرڈ ناظم الحاج مقدم خاں حفظہ اللہ ہیں، جنھوں نے ابتداء قیام ہی سے مدرسے کی ترقی میں کافی حصہ لیا ہے، فی الحال ان کی عمر درازی اور خرابیٔ صحت کی وجہ سے موجودہ وقت میں مدرسے کی دیکھ ریکھ اور انتظام جناب بدر عالم صاحب حفظہ اللہ کر رہے ہیں، جب کہ تقریباً اس کے سارے اخراجات کی فراہمی الحاج محمد یعقوب رحمہ اللہ کے فرزند گرامی الحاج محمد حسن خاں حفظہ اللہ اور ان کی اولاد بالخصوص محمد عارف حفظہ اللہ کر رہے ہیں۔ علاقے کے گاؤں و دیہات اور ممبئی میں بھی جزوی طور پر برائے نام عوامی چندہ ہوتا ہے تاکہ عوام اور دیگر افرادِ جماعت سے ربط و تعلق بنا رہے۔

فی الحال طلبہ وطالبات کی تعداد تین سو پچاس کے قریب ہے اور داخلِ مطبخ طلبہ کی تعداد عام طور پر سو سے متجاوز رہتی ہے، جب کہ اس سال لاک ڈاؤن کی وجہ سے ان کی تعداد ستر ہے۔ پہلے ہی اشارہ کیا گیا کہ یہاں شعبہ حفظ کا بھی انتظام ہے، تقریباً دس طلبہ اس شعبے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اساتذہ کی تعداد تیرہ ہے اور باورچی و جاروب کش سمیت دیگر عملہ کی تعداد تین ہے۔ ابھی چند مہینوں پیشتر اس کے فرض شناس صدر مدرس مولانا محمد انیس سلفی رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا، ان کی وفات کے بعد مستقل طور پر اس عہدے کے لیے کسی کو منتخب نہیں کیا گیا ہے، تاہم جناب بدرِ عالم صاحب یہاں کے قدیم اساتذہ کے ساتھ مل کر معہد کے جملہ تعلیمی و انتظامی امور کی نگرانی و دیکھ ریکھ کر رہے ہیں۔

ناظم بدر عالم صاحب : ۷۴۰۸۷۵۰۴۳۰

۱۴ - مدرسہ اسلامیہ نور العلوم

نکتھر، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۱۹۸۵ء

اس مدرسے کا قیام ۱۹۸۵ء میں ہوا اور یہاں علاحدہ طور پر مدرسے کی کوئی بلڈنگ نہیں ہے بلکہ گاؤں کی مسجد ہی کے بیرونی حصے میں ایک ہال نما کمرے کے اندر بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ جناب مقصود الحسن حفظہ اللہ اور ان کے خاندان کے دیگر افراد اس مدرسے کو اپنی ذاتی دل چسپی سے چلاتے ہیں اور وہی اس کے اخراجات کی ذمہ داری بھی اٹھائے ہوئے ہیں۔ طلبہ کی تعداد تیس پینتیس کے قریب رہتی ہے اور درجہ پنجم تک طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

موضع انتری بازار کے ایک نوجوان عالمِ دین مولانا محمد علی جامعی حفظہ اللہ کئی سالوں سے یہاں اکیلے تدریسی فریضہ انجام دے رہے ہیں، یہی یہاں کے مدرس اور صدر مدرس ہیں اور مسجد میں جمعہ وجماعت کا اہتمام بھی مولانا ہی کراتے ہیں، علاوہ ازیں ماہِ رمضان المبارک میں تراویح اور عیدین کی نماز بھی یہی پڑھاتے ہیں۔

فی الحال مدرسے کی نظامت کی باگ ڈور جناب مقصود الحسن حفظہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔ ضرورت ہے کہ طلبہ کی تعلیم کے لیے ایک عالم کے ساتھ ساتھ ایک انگلش وہندی ٹیچر کی بھی تقرری ہو اور وہاں کے افراد اگر تھوڑی سی دل چسپی دکھائیں اور آگے بڑھیں تو یہ ممکن ہے اور ان کے لیے نہایت آسان بھی ہے۔

ناظم مقصود الحسن صاحب: ۸۷۷۰۲۴۰۱۴۲، مولانا محمد علی جامعی: ۷۴۰۸۱۸۲۸۲۵

۱۵ - مدرسہ عربیہ انوار العلوم

نگپری، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: تقریباً ۱۹۸۵ء

اس مدرسے کا قیام ایک اندازے کے مطابق ۱۹۸۵ء کے قریب ہوا۔ پہلے یہاں کوئی مدرسہ نہیں تھا اور چوں کہ موضع نگپری، سیکھوئیاں گاؤں سے بالکل متصل ہے، اس لیے یہاں کے بچے تعلیم حاصل کرنے کے لیے سیکھوئیاں جایا کرتے تھے اور اس گاؤں والے سیکھوئیاں کے مدرسے کو اپنا تعاون پیش کرتے تھے، اسی کو اپنا مدرسہ تصور کرتے تھے اور اسی سے انسیت رکھتے تھے، مگر گاؤں میں معمولی اختلاف کے سبب سیکھوئیاں ہی کے جناب محمد سمیع صاحب نے نگپری میں مدرسہ قائم کرنے کے لیے سڑک سے متصل کچھ زمین وقف کیا اور پھر اسی زمین پر نگپری کا مدرسہ قائم ہوا، جس کی بنیاد خود محمد سمیع صاحب نے ایک چھپر کی شکل میں رکھی اور تقریباً چھ سالوں تک اس کے ناظم بھی رہے۔

فی الحال مدرسے کا کچھ حصہ نگپری ہی کے جناب جمیل احمد صاحب کی زمین میں ہے، جو بر وقت مدرسہ کے ناظم ہیں اور اس کے دوسرے اہم ذمہ دار و خیر خواہ جناب محمد اسلم صاحب ہیں، انھیں دونوں لوگوں کی نگرانی میں مدرسہ چل رہا ہے۔

اس وقت مدرسہ ایک کمرہ اور ایک بڑے ہال و بر آمدہ پر مشتمل ہے اور اطفال سے درجہ پنجم تک کی تعلیم کا انتظام ہے، جب کہ تین سال پہلے یہاں درجہ ہفتم تک کی تعلیم کا بند و بست

کیا گیا تھا اور دو استاد تعلیم پر مامور تھے۔ فی الحال سو کے قریب طلبہ و طالبات ہیں اور ایک استاد مولانا عبد العظیم صاحب ان کی تعلیم پر مامور ہیں، جو کہ ۱۹۹۷ء سے اب تک یہاں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں، وہی یہاں کے مدرس اور صدر مدرس اور امام و خطیب ہیں۔

بچوں کی تعداد اور جدید تقاضے کے مطابق یہاں مزید ایک استاد کی سخت ضرورت ہے تاکہ انگلش و ہندی اور حساب وغیرہ کی تعلیم بھی بہتر طریقے سے ہو سکے۔

محمد اسلم صاحب: ۹۳۲۳۱۵۰۹۶۳، مولانا عبد العظیم: ۸۳۱۸۱۷۰۶۶۹

۱۶ - مدرسہ نور العلوم السلفیہ

پورینہ، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　　　　سن تاسیس : ۱۹۸۶ء

اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۸۶ء میں رکھی گئی، اس کے بانیان میں سے محترم محمد حدیث بن دیانت اور محترم مقبول حسن بن علی رضا صاحبان رحمہا اللہ ہیں، انھیں کی زمین پر مدرسہ قائم ہے۔ اس وقت مدرسہ ایک بڑے کمرے اور ایک بڑے ہال پر مشتمل ہے۔ یہاں ایک مدت تک انتری بازار کی جامع مسجد کے موجودہ امام مولانا عبد اللہ سلفیؔ حفظہ اللہ درس و تدریس کا فریضہ انجام دے چکے ہیں۔

اس کے موجودہ ناظم جناب ابو قاسم بن محمد حدیث حفظہ اللہ ہیں، جب کہ جناب محمد رئیس، جناب رحمت اللہ اور جناب محمد عمر صاحبان کے ذمہ مدرسے کی نگرانی ہے اور بروقت درس و تدریس کا فریضہ مولانا شہاب الدین سراجیؔ حفظہ اللہ انجام دے رہے ہیں، یہی یہاں کے مدرس و صدر مدرس اور امام و خطیب ہیں۔ درجہ پنجم تک تعلیم کا بندوبست ہے اور تیس کے قریب طلبہ و طالبات ہیں۔ اس وقت مدرسہ کے بجائے گاؤں کی مسجد میں تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اور وہیں بچے پڑھتے ہیں۔

ناظم ابو قاسم صاحب: ۹۷۹۲۱۴۶۴۰۲، مولانا شہاب الدین سراجیؔ: ۸۵۲۸۱۰۴۹۹۲

۱۷ - مدرسہ محمدیہ سلفیہ

بھٹملا، ڈبرا، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: ۱۹۸۷ء

اس مدرسے کا قیام ۱۹۸۷ء میں جناب عبد الجلیل خاں حفظہ اللہ کی ذاتی دل چسپی و محنت سے ہوا اور اس کا سنگِ بنیاد مجاہدِ آزادی و مفسرِ قرآن مولانا عبد القیوم رحمانی رحمہ اللہ اور معروف عالم دین حافظ نذیر احمد رحمہ اللہ کے ہاتھوں رکھا گیا۔ مدرسہ محترم عبد الجلیل صاحب کی زمین میں قائم ہے، جگہ کافی کشادہ ہے اور عمارت بھی بہترین طرز پر بنی ہے۔

بھٹملا گاؤں میں اہلِ حدیثوں کی تعداد انتہائی کم ہے، بس چند گھر اہلِ حدیثوں کے ہیں، پھر بھی محترم عبد الجلیل صاحب اپنی ذاتی کوششوں سے مدرسہ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس مدرسے میں تقریباً تیس طلبہ پڑھتے ہیں اور صرف ایک استاد مولانا عبد الرزاق حفظہ اللہ کی خدمت حاصل ہے، وہی مدرس اور صدر مدرس ہیں اور تعلیمی ذمہ داری کے علاوہ گاؤں کی مسجد میں جمعہ وجماعت کا بھی اہتمام کراتے ہیں۔ یہاں بحیثیت استاد ایک ماسٹر کی بھی سخت ضرورت ہے، لیکن اہلِ حدیث گھرانوں کی کمی اور وسائل کی عدمِ فراہمی کی وجہ سے ایسا نہیں ہو پا رہا ہے، اہلِ خیر حضرات کو اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ اہلِ بدعت کے درمیان بسنے والے ان اہلِ حدیثوں کے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت ہو سکے۔ اللہ کامیابی عطا کرے اور اپنی قدرتِ کاملہ سے وسائل فراہم کرائے۔ آمین!   عبد الجلیل خاں: ۹۸۳۸۷۱۲۵۱۶

۱۸ - مدرسہ احیاء العلوم

گلہورا مستحکم، مہتھا بازار، سدھارتھ نگر سن تاسیس:۱۹۸۸ء

اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۸۸ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بانی و مؤسس جناب محمد یحییٰ ملک صاحب ہیں اور ان کی زمین ہی پر مدرسہ قائم ہے، انھیں کے نام پر یہ مدرسہ قائم بھی کیا گیا تھا۔ اطفال سے درجہ پنجم تک یہاں تعلیم ہوتی تھی، لیکن گاؤں میں کچھ اختلافات کی وجہ سے گاؤں ہی میں ایک مدرسہ اور قائم ہو گیا اور پھر ادھر لاک ڈاؤن کی بنا پر آمدنی وغیرہ متاثر ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر مدرسہ بند کر دیا گیا ہے اور گاؤں کے بچے گاؤں ہی میں قائم شدہ دوسرے مدرسے میں فی الحال تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۱۹ - مدرسہ دار الاسلام (انجمن اسلامک ایجوکیشنل اینڈ ویلفئیر سوسائٹی)

بھینسہواں، ڈبرا، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: ۱۹۹۰ء

۱۹۹۰ء میں جناب اکبر حسین گارڈ رحمہ اللہ اور جناب الحاج محمد سعید صاحب حفظہ اللہ کی سرکردگی میں والد محترم مولانا محمد فاروق ریاضی اطال اللہ عمرہ نے اس مدرسے کی سنگِ بنیاد رکھی۔ جب کہ اس کے قیام سے پہلے ہی گاؤں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام جناب الحاج اکبر حسین گارڈ رحمہ اللہ نے ایک چھپر تلے کر رکھا تھا۔ اِس وقت مدرسے کی بلڈنگ دو منزلہ ہے، آٹھ کمرے ہیں، ایک وسیع بر آمدہ کے ساتھ کافی کشادہ فیلڈ بھی ہے۔ پڑھنے والے بچوں کی تعداد دو سو تیس ہے اور تین اساتذۂ کرام ان کی تعلیم و تربیت پر مامور ہیں۔ اس کے موجودہ ناظم الحاج محمد سعید صاحب ہیں اور صدر مدرسی یہاں کے قدیم استاد والد محترم جناب محمد فاروق ریاضی حفظہ اللہ کے سپرد ہے، آپ نے اپنی پوری عمر تقریباً یہیں صرف کر دی ہے اور قوی امید یہی ہے کہ تاعمر اسی کی خدمت میں لگے رہیں گے۔ ذمہ دارانِ مدرسہ کی جانب سے مدرسے سے متصل ہی نسواں ادارے کے قیام کے لیے زمین خریدی جا چکی ہے، امید ہے کہ مستقبل قریب میں علاحدہ طور پر یہاں نسواں مدرسے کا قیام عمل میں آجائے۔

الحاج محمد سعید : ۹۳۲۰۲۳۸۶۹۹، محمد فاروق ریاضی: ۹۸۳۸۶۱۴۴۳۵

۲۰ - تاج پبلک اسکول

مولوی مہدیواں، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　سن تاسیس: ۱۹۹۰ء

اس مدرسے کے اصل مؤسس جناب محمد خلیل صاحب ہیں، تقریباً ۱۹۸۵ء میں انھوں نے اس کی بنیاد رکھی تھی، جب کہ اس کے موجودہ ناظم مولانا ممتاز سراجی صاحب کی معلومات کے مطابق اس کی جدید بنیاد ۱۹۹۰ء مولانا الطاف حسین فیضی رحمہ اللہ کے ہاتھوں رکھی گئی۔ شروع میں اس کا نام "مدرسہ محمدیہ سلفیہ" رکھا گیا تھا اور پھر بعد میں "تاج پبلک اسکول" کے نام سے اسے رجسٹرڈ کرایا گیا۔

یہ مدرسہ اس وقت دو کمروں اور ایک برآمدے پر مشتمل ہے اور اسی کے برابر قدرے وسیع فیلڈ ہے، عمارت پختہ اور چونا گچ ہے۔ یہاں اطفال سے پنجم تک کی پڑھائی ہوتی ہے اور پڑھنے والے بچے اور بچیوں کی تعداد تیس ہے، دو مدرسین تدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اس کے موجودہ ناظم مولانا ممتاز احمد سراجی حفظہ اللہ ہیں، مولانا موصوف اس کے ناظم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے مدرس بھی ہیں اور دوسرے مولانا شبیر احمد حفظہ اللہ ہیں، جن کے سپرد اس کی صدارت ہے۔

ممتاز احمد سراجی: ۹۵۶۵۷۴۴۲۳۵، مولانا شبیر احمد: ۷۳۷۹۶۱۱۶۲۴

۲۱ - کلیۃ البنات المسلمات

انتری بازار، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: ۱۹۹۲ء

مولانا عبد السمیع سلفی حفظہ اللہ سمیت گاؤں کے دیگر غیور بزرگوں کی تگ و دو سے الحاج سیٹھ محمد منیب حفظہ اللہ کے ذریعہ اس نسواں ادارے کا قیام ۱۹۹۲ء میں عمل میں آیا۔ الحاج محمد منیب سیٹھ (راما پور) کے ذریعہ تعمیرِ مدرسہ کے لیے زمین خریدی گئی، الحاج قصاص الحق (گنجہڑا) رحمہ اللہ اور الحاج سیٹھ محمد منیب کے ہاتھوں مدرسے کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ ایک عرصے تک منیب سیٹھ صاحب نے اس کی نظامت کی ہے۔

ابتدائی طور پر شعبہ مکتب اور ابتدائی عربی کے درجات قائم ہوئے اور صرف دو کمرے اور وسیع بر آمدہ بنایا گیا اور فوری طور پر تعلیم کا آغاز کر دیا گیا، قیام کے وقت اس کا نام "دار البنات" منتخب ہوا تھا اور بعد میں "کلیۃ البنات المسلمات" تجویز ہوا۔ اب اسی نام سے مدرسہ چل رہا ہے اور اسی نام سے رجسٹرڈ بھی ہے۔

ابتداءِ قیام ہی سے اس کی دیکھ ریکھ اور نگرانی مولانا عبد السمیع سلفی حفظہ اللہ کر رہے ہیں، یہی اس کے روحِ رواں اور منتظم کار ہیں، انھوں نے کافی محنت و جستجو اور اپنی ذاتی لگن سے اسے خوب ترقی دے دی ہے اور انھیں کی کوششوں سے اس وقت آفس و لائبریری کے علاوہ نو عدد پختہ کمرے دو وسیع و عریض بر آمدہ اور مزید تین سمنٹڈ کلاس روم پر مشتمل بلڈنگ موجود ہے۔

دار الاقامہ اور کلاس روم سمیت تمام کمروں میں لائٹ و پنکھے کا مناسب انتظام ہے، بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے تین عدد انورٹر سمیت شولر پینل بھی لگا ہوا ہے نیز لائٹ کی فراہمی کے لیے دس کے وی کا ایک عدد جنریٹر بھی موجود ہے، غسل خانے اور طہارت خانے کے انتظام کے ساتھ ساتھ پورے کلیہ میں واٹر سپلائی اور واٹر ہیٹر کا مناسب و معقول انتظام بھی ہے نیز ناظم کلیہ نے بتایا کہ صاف و شیریں پانی کے لیے واٹر فلٹر بھی جلد ہی نصب کرایا جائے گا۔ ان شاء اللہ

اِس وقت اطفال سے لے کر جماعتِ سادسہ تک یہاں بچیوں کی تعلیم و تربیت ہوتی ہے اور بچیوں کو سلائی کڑھائی و دست کاری کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اساتذہ و معلمات اور دیگر عملہ سمیت کل تیرہ اسٹاف ہیں، اس کے موجودہ ناظم مولانا عبد السمیع سلفیؔ حفظہ اللہ ہیں اور صدر معلمہ محترمہ رابعہ رحمانی ہیں۔ بر وقت طالبات کی کل تعداد تین سو پچاس ہے، جب کہ ان میں چالیس طالبات داخلِ مطبخ ہیں، جن کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کا انتظام کلیہ کرتا ہے، جگہ کی قلت کی وجہ سے ہاسٹل میں مزید بچیوں کا داخلہ نہیں ہو پاتا ہے، اس کے ناظم مولانا عبد السمیع سلفیؔ حفظہ اللہ بلڈنگ کو مزید وسعت دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور فضیلت کا شعبہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کلیہ مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنؤ سے ملحق ہے، مولوی و منشی یعنی سیکنڈری عربی و فارسی کے فارم یہاں سے پُر کرائے جاتے ہیں، جس سے قوم کی بچیوں کو کافی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ کلیہ کی لائبریری میں تقریباً تین ہزار کتابیں متوفر ہیں۔

مذکورہ کمروں کے علاوہ بچیوں کے لیے علاحدہ طور پر ہاسٹل کے اندر ہی ایک شاندار مسجد بھی ہے، جہاں بچیاں باجماعت نماز ادا کرتی ہیں۔ یہاں اس علاقے میں بچیوں کا یہ واحد ممتاز اقامتی ادارہ ہے، قرب وجوار میں ابھی کوئی دوسرا انسواں اقامتی ادارہ نہیں ہے۔ اللہ اسے قائم و دائم رکھے اور قوم و ملت کے لیے مفید بنائے۔ آمین!

ناظم کلیہ مولانا عبد السمیع سلفیؔ: ۹۹۱۸۲۳۳۵۴۲

۲۲ - مدرسہ تعلیم القرآن

سیکھوئیاں، ڈبرا، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: ۱۹۹۲ء

۱۹۹۲ء میں اس مدرسے کا قیام ہوا، یہاں کے بڑے بزرگوں کے بتانے کے مطابق اس مدرسے کے قیام سے دسیوں سال پہلے گاؤں کے کچھ حساس بزرگوں نے تعلیم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے گاؤں سے پچھم ایک درخت کے نیچے تعلیمی سلسلہ شروع کیا تھا، جس کی متعین تاریخ معلوم نہیں ہے تاہم کافی قدیم ہے اور پھر آگے چل کر محترم مان اللہ بن دکھی رحمہ اللہ نے ۱۹۹۲ء میں باقاعدہ مدرسے کی بنیاد رکھی اور اسے وسعت دی۔

فی الحال مدرسہ ایک کمرہ اور وسیع برآمدہ پر مشتمل ہے، اطفال سے درجہ پنجم تک کی تعلیم ہوتی ہے، ساٹھ کے قریب طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں، ایک استاد مولانا امیر اللہ یوسفی حفظہ اللہ ان کی تعلیم پر مامور ہیں، یہی وہاں کے مدرس اور صدر مدرس ہیں اور تقریباً پندرہ سالوں سے وہاں کے امام و مدرس ہیں، مدرسے کی تعمیر و ترقی میں موصوف کی بڑی خدمات ہیں۔

بروقت اس کے ناظم جناب ماسٹر معین الدین حفظہ اللہ ہیں۔

معین الدین : ۸۳۱۸۵۱۶۷۴۳، مولانا امیر اللہ یوسفی: ۹۹۳۶۱۶۷۲۹۵

۲۳ - مدرسہ اہل حدیث اصلاح المسلمین

کوٹیادیگر، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: ۱۹۹۲ء

اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۹۲ء میں ضیف اللہ بن لعل محمد رحمہ اللہ کی زمین میں رکھی گئی، انھیں کی سرپرستی میں پورے گاؤں والوں نے مل کر مدرسہ قائم کیا اور ضیف اللہ رحمہ اللہ ہی نے اس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اولاً اس مدرسے کی دیکھ ریکھ کی ذمہ داری کتاب اللہ رحمہ اللہ کرتے تھے، اس کے بعد محترم الحاج عبد السلام حفظہ اللہ کے سپرد اس کی نظامت سونپی گئی، کافی دنوں تک آپ مدرسہ کے ناظم رہے اور ناظم رہتے ہوئے بسا اوقات گاؤں میں خطبۂ جمعہ بھی دیتے رہے اور موجودہ وقت میں بھی آپ بسا اوقات خطبۂ جمعہ وغیرہ دیتے ہیں۔

اس مدرسے کے موجودہ ناظم جناب ممتاز احمد صاحب ہیں اور یہاں اطفال سے پنجم تک پڑھائی ہوتی ہے، سو سے زائد طلبہ ہیں اور دو اساتذۂ کرام تدریسی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ دو ہال نما کمروں پر مدرسہ مشتمل ہے، اس سے متصل ہی مغربی جانب میں عید گاہ ہے، جس میں بچے پڑھتے ہیں۔

ذمہ دارانِ مدرسہ سے معلوم ہوا کہ وہ عنقریب ہی مدرسے کی جدید تعمیر کے خواہاں ہیں اور تقریباً منصوبہ بھی بنا چکے ہیں۔ دیکھیے کب اس منصوبے کی تکمیل ہوتی ہے۔

ممتاز احمد خاں ۸۹۵۳۰۴۱۷۲۵، ماسٹر محفوظ الرحمان: ۹۸۳۹۴۷۳۶۶۴

۲۴ - مدرسہ شمس العلوم

مہدیا، خیرا، سدھارتھ نگر سن تاسیس: ۱۹۹۴ء

یہ مدرسہ ۱۹۹۴ء میں قائم ہوا، اس کے بانی جناب عبد المنان صاحب ہیں۔ مدرسہ وہاں کی مسجد میں چلتا ہے، درجہ پنجم تک تعلیم ہوتی ہے، تقریباً تیس کے قریب طلبہ و طالبات ہیں اور ایک مدرس یہاں کی مسجد میں امامت کے ساتھ ساتھ بچوں کی تعلیم پر مامور ہیں، اس کے موجودہ ناظم جناب انار اللہ صاحب ہیں اور امام و مدرس مولانا مظہر علی اثرؔی حفظہ اللہ ہیں۔

واضح رہے کہ یہاں مدرسہ مستقل طور پر نہیں چل پاتا ہے، قیام کے بعد کئی مرتبہ درمیانی وقفوں میں بند ہو جایا کرتا رہا ہے، مگر اس وقت الحمد للہ چل رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں صرف درجہ سوم تک باقاعدہ تعلیم ہو اور اس سے اوپر کے درجات کے لیے بچوں کو اسی گاؤں سے متصل کوٹیا دیگر کے مدرسے میں بھیجا جائے، جب کہ واقعہ یہ ہے کہ یہاں کے بچے اکثر اوقات میں کوٹیا دیگر ہی کے مدرسے میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔

ناظم انار اللہ صاحب: ۸۴۲۵۰۰۷۵۷۲، مولانا مظہر علی اثرؔی: ۹۹۸۴۴۸۵۲۶۸

۲۵ - مدرسہ دارالادب سراج العلوم

کھڑکوئیاں، مہتھابازار، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۱۹۹۶ء

اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۹۶ء میں رکھی گئی اور وکیل شہاب الدین حفظہ اللہ اور ان کے خاندان والوں نے اسے قائم کیا۔ شروع ہی سے اس کی دیکھ ریکھ وکیل شہاب الدین صاحب کر رہے ہیں۔ مدرسے کی عمارت قدیم ہونے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے اور جگہ کی بھی قلت ہے، اس لیے گاؤں سے باہر ریلوے کراسنگ کے قریب ۲۰۱۴ء میں مدرسے کے لیے زمین لی گئی ہے اور اب وہیں مدرسے کی تعمیر جدید ہو گی، وکیل صاحب کے صاحب زادے عمیر اور عامر اس کی تعمیرِ نو کی تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں، بلکہ بنیاد کا کام بھی ہو چکا ہے۔

فی الحال اس کے رجسٹرڈ ناظم وکیل شہاب الدین صاحب ہیں، جب کہ زیادہ تر دیکھ ریکھ ان کے صاحب زادگان کر رہے ہیں، طلبہ وطالبات کی تعداد پچاس کے قریب ہے، اطفال سے پنجم تک کی تعلیم کا انتظام ہے، تاہم اس وقت درجہ چہارم تک کے بچے ہیں۔ صرف ایک استاد مولانا عبد الحی سراجی ساکن گلہورا کافی سالوں سے یہاں تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں، یہاں کی مسجد میں مولانا ہی جمعہ وجماعت بھی کراتے ہیں۔

ناظم شہاب الدین ایڈوکیٹ: ۹۶۷۰۰۱۱۶۴۵، مولانا عبد الحی سراجی: ۹۵۱۷۱۲۱۸۷۰

۲۶ - مدرسہ تعلیم الاسلام

کھیتول مصر، سدھار تھ نگر　　　　سن تاسیس : ۲۰۰۰ء

اس مدرسے کا قیام ۲۰۰۰ء میں ہوا، اس کے بانی جناب شاکر علی صاحب ہیں۔ ابتداء میں وہاں کی مسجد میں تعلیمی سلسلہ شروع کیا گیا اور پھر بیرونی لوگوں کی مدد سے علاحدہ طور پر مدرسے کی تعمیر ایک ہال نما کمرے کی شکل میں کی گئی ہے۔

یہاں اطفال سے درجہ سوم تک تیس کے قریب طلبہ پڑھتے ہیں، ایک استاد مولانا جلال الدین حفظہ اللہ ان کی تعلیم پر مامور ہیں، وہی مدرس اور صدر مدرس ہیں۔ اس کے موجودہ ناظم مدرسہ کے بانی شاکر علی صاحب ہیں، وہی اس کی دیکھ ریکھ کرتے ہیں۔

ناظم شاکر علی: ۷۳۱۰۳۰۸۶۶۱، مولانا جلال الدین: ۸۴۰۰۰۰۴۶۴۳

۲۷ - مدرسہ شمس العلوم السلفیہ

جیت پور محمود دوا گرانٹ، انتری بازار، سدھارتھ نگر سن تاسیس: ۲۰۰۳ء

جیت پور گاؤں میں مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے اور اس میں بھی بریلوی مکتبِ فکر کی آبادی زیادہ ہے، جب کہ چند گنے چنے گھرانوں کا تعلق مسلک اہلِ حدیث سے ہے۔ جناب سمیع اللہ مہتو کو اپنے بچوں کی تعلیم کے تعلق سے فکر لاحق ہوئی اور انھوں نے اپنی انتھک کوششوں سے یہاں ۲۰۰۳ء میں ایک مدرسے کی بنیاد ڈالی، مگر بنیاد ڈالنے کے بعد بجٹ کی کمی کی وجہ سے تعمیری مرحلہ مکمل ہونے میں کافی وقت لگا اور ۲۰۰۵ء میں باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔ اس کے ابتدائی استاد اور مدرسہ سے متصل مسجد کے امام منشی فضل الرحمان صاحب منتخب ہوئے، کچھ دنوں تک مدرسہ چلتا رہا اور پھر بجٹ کی کمی کی وجہ سے ۲۰۰۸ء کے قریب مدرسہ بند ہو گیا۔ پھر کافی دنوں بعد جناب سمیع اللہ مہتو کی سرپرستی میں جناب عبید الرحمان نے اپنی نگرانی و ذمہ داری میں مدرسہ کو بطور عصری درس گاہ "نیشنل پبلک اسکول" کے نام سے دوبارہ کھولا اور ایک سال کے اندر داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد سو کے قریب پہنچ گئی، مگر ایک سال سے زیادہ یہ عصری درس گاہ نہیں چل سکا۔ اس کے بعد حافظ عبد الاول صاحب نے اسے "مدرسہ ابو بکر صدیق" کے نام سے چلانے کا ارادہ کیا اور اس کی خوب تشہیر بھی کی، مگر یہ بھی اس مدرسے کو نہیں چلا سکے اور تاحال مدرسہ بند ہے۔ اللہ یہاں کے ذمہ داروں کو دوبارہ تعلیمی سلسلہ جاری کرنے کی توفیق دے۔ آمین! یہ مدرسہ دو بڑے ہال، ایک آفس نما کمرہ اور ایک بڑے برآمدے پر مشتمل ہے۔

ناظم سمیع اللہ مہتو: ۹۵۳۲۹۹۶۷۳۸

۲۸ - آزاد پبلک اسکول

گڑاکل، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　سن تاسیس: ۲۰۰۷ء

۲۰۰۷ء میں مولانا جاوید احمد اصلاحؔی کی کوششوں سے ان کے خسر محترم علامہ محمد رئیس ندوی رحمہ اللہ کے ہاتھوں اس عصری درس گاہ کی سنگِ بنیاد رکھی گئی۔ یہ محکمۂ اقلیتی بہبود حکومتِ ہند سے منظور شدہ عصری تعلیمی ادارہ ہے، جہاں ہندی انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو زبان بھی لازمی مضمون کے طور پر داخل ہے۔

یہاں اس عصری اسکول کے تحت نرسری سے ہائی اسکول تک کی تعلیم ہوتی ہے، جب کہ ذمہ داران انٹر میڈیٹ اور بی اے تک لے جانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور اسی سال سے گیارہویں جماعت کی ابتداء بھی کر دی گئی ہے۔ مولانا جاوید عالم اصلاحؔی صاحب اس عصری درس گاہ کو ترقی دینے میں کوشاں ہیں۔ اللہ انھیں کامیابی عطا کرے۔ آمین!

اسکول کی عمارت پختہ کافی وسیع و عریض اور دو منزلہ ہے، چودہ بڑے کمرے ہیں، کھیل کود کے لیے وسیع فیلڈ ہے۔ بچوں کی تعداد تین سو سنڑ سٹھ ہے اور ملازم سمیت تیرہ اساتذۂ کرام تعلیم پر مامور ہیں۔ بچوں کو لانے لے جانے کے لیے ٹرانسپورٹ کا بھی انتظام ہے۔ اس کے موجودہ ناظم و روحِ رواں مولانا جاوید عالم اصلاحی ہیں، جب کہ رجسٹرڈ ناظم مولانا امین اللہ صاحب سلفؔی ہیں اور پرنسپل ماسٹر خورشید عالم صاحب ہیں۔

مولانا جاوید عالم اصلاحی حفظہ اللہ الجامعۃ الاسلامیہ للبنات کے نام سے نسواں ادارے کا قیام بھی چاہتے ہیں، کاغذی کارروائی ہوچکی ہے اور جگہ بھی مختص کی جاچکی ہے تاہم علاحدہ طور پر تعلیمی سلسلہ ابھی منقطع ہے۔ اللہ انھیں ان کے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین!

علاوہ ازیں مولانا جاوید عالم اصلاحی صاحب اپنے یہاں سے ادیب، ادیب ماہر، کامل نیز یو ٹی سی اور بی ٹی سی وغیرہ کا امتحان بھی دلواتے ہیں اور مدارس کی رجسٹریشن وغیرہ کی کارروائی میں دیگر مدارس کی مدد بھی کرتے ہیں۔

مولانا جاوید عالم اصلاحی: ۹۹۱۸۰۱۳۱۵۴، ماسٹر خورشید احمد: ۹۸۳۹۴۵۱۴۲۷

۲۹ - مدرسہ ضیاء العلوم السلفیہ

بگلھوا، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس : ۲۰۰۷ء

اس مدرسے کا قیام ایک حادثے کے طور پر ۲۰۰۷ء میں عمل میں آیا، اصل میں یہاں اہلِ بدعت کی کثرت ہے اور اہلِ حدیث کچھ کم تعداد میں ہیں، دونوں کی مسجد اور مدرسہ ایک ہی تھا، مگر ایک مرتبہ بریلوی مکتبِ فکر کے عالم نے ایک اہلِ حدیث کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے گاؤں کے سرکردہ اہلِ حدیث افراد کو فکر لاحق ہوئی اور فوری طور پر محترم ضیاء اللہ ابن عبد المجید صاحب نے اپنی زمین میں مسجد و مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ کیا، حالاں کہ پہلی مسجد بھی انھیں لوگوں کی بنوائی ہوئی تھی۔ اس کے بعد ان کے نیک طینت فرزند جناب اشتیاق احمد خاں صاحب ممبئی سے خاص اسی کام کے لیے آئے اور مسلسل تین مہینہ رہ کر مسجد و مدرسہ اپنی نگرانی میں بنوایا۔ محترم ضیاء اللہ صاحب کے معاون خصوصی جناب ظفر اللہ عرف جعفر سیٹھ اور جناب زین اللہ صاحبان نے اس جانب خصوصی توجہ دی، جس کے نتیجے میں علم کا یہ ستارہ ضیاء العلوم کے نام سے منور ہوا۔

اس وقت یہاں اطفال سے درجہ پنجم تک کی تعلیم ہوتی ہے، ایک استاد تعلیم پر مامور ہیں اور تقریباً چالیس بچے یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اس کے موجودہ ناظم جناب ضیاء اللہ صاحب ہیں اور اس کے استاد حافظ اصغر علی صاحب

ہیں، جن کے ذمہ طلبہ و طالبات کی تعلیم و تربیت کے علاوہ گاؤں کی مسجد میں امامت و خطابت بھی ہے، گویا وہی اکیلے یہاں کے مدرس و صدر مدرس اور امام و خطیب ہیں۔

اس مدرسے سے متصل مسجد بھی ہے، جہاں عورتوں کے لیے نماز جمعہ وغیرہ کا انتظام ہے۔ مدرسے کے اخراجات کی مکمل ذمہ داری جناب اشتیاق احمد حفظہ اللہ اور ان کے چچا صاحبان اٹھا رہے ہیں۔ اللہ مدرسے کو ترقی عطا فرمائے۔

گاؤں میں اہلِ حدیث گھرانوں کی تعداد انتہائی مختصر ہے، مگر قدرے متمول ہیں، اس لیے وہاں کے افراد کو مدرسے کی جانب خصوصی توجہ دینی چاہیے تاکہ وہاں کتاب و سنت کی بالا دستی قائم رہے اور مسلمان ناخواندگی کی وجہ سے گمراہی کا شکار نہ ہوں۔

ناظم ضیاء اللہ صاحب: ۹۹۵۶۶۸۰۲۳۵

۳۰- مدرسہ اسلامیہ

ببھنی بازار، ڈبرا، سدھارتھ نگر　　　　　سن تاسیس: ۲۰۱۱ء

گاؤں کے چند معززین کی کوششوں سے یہ مدرسہ جولائی ۲۰۱۱ء میں قائم ہوا اور اس کی سنگِ بنیاد جناب عبد السلام صاحب انصاری اور جناب مولانا مشتاق احمد صاحب کے ہاتھوں رکھی گئی۔ مدرسے کے کمروں کی تعداد پانچ ہے، حکومتِ اترپردیش سے فوقانیہ تک منظور شدہ مدرسہ ہے، جب کہ درجہ ہفتم تک طلبہ زیرِ تعلیم ہیں، جن کی تعداد تقریباً دو سو کے قریب ہے اور پانچ اساتذۂ کرام کی خدمات حاصل ہیں۔ اس کے موجودہ ناظم جناب عبد السلام صاحب انصاری ہیں اور صدر مدرس ماسٹر عبد العاقب (المعروف بہ عبد الآخر) صاحب ہیں۔

ناظم عبد السلام: ۹۹۶۹۶۲۵۱۵۱، ماسٹر عبد العاقب: ۹۶۲۸۱۳۲۲۰۵

۳۱ - خدیجۃ الکبریٰ گرلس کالج

ببھنی بازار، ڈبرا، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۲۰۱۲ء

جناب مولانا محمد یعقوب صاحب کے دیکھے ہوئے خواب کو ان کے لائق شاگرد مولانا ممتاز احمد جامعی نے عملی جامہ پہناتے ہوئے شعبۂ نسواں کو چلانے کا بیڑا اٹھایا اور مدرسہ انجمن اسلامیہ ببھنی کے قدیم عمارت میں باقاعدہ بچیوں کی تعلیم کا آغاز ۲۰۱۲ء میں اپنی نگرانی میں کیا اور چند ہی سالوں میں مدرسے کے تعلیمی و تنظیمی امور کو مستحکم کر دیا۔ یہ نسواں کالج آفس سمیت آٹھ کمروں پر مشتمل ہے، ٹرانسپورٹ کا بھی انتظام ہے، ڈرائیور و ملازمہ سمیت کل گیارہ اسٹاف ہیں، جماعتِ رابعہ تک عمدہ تعلیم ہوتی ہے، بچیوں کی تعداد ایک سو پنچانوے ہے، جگہ کی قلت کی وجہ سے اس سے زیادہ بچیوں کا داخلہ لینا ذمہ داران کے لیے دشواری کا باعث ہے۔ شروع ہی سے اس کے ناظم مولانا ممتاز احمد جامعیؔ ہیں اور فی الحال محترمہ نصریٰ خاتون صدر معلمہ ہیں۔ یہ اس علاقہ کا واحد ممتاز نسواں کالج ہے، جو اپنی ہمہ جہت خدمات کی وجہ سے لائقِ ستائش ہے، اللہ اسے ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

ناظم ممتاز احمد جامعیؔ: ۷۸۰۰۳۵۱۴۰۰

۳۲- فاران پبلک اسکول

انتری بازار، سدھارتھ نگر — سن تاسیس: ۲۰۱۳ء

۲۰۱۴ء میں جناب مولانا عبد السمیع سلفیؔ حفظہ اللہ نے عصری تقاضے کے تحت اس عصری اسکول کی بنیاد ڈالی اور دیکھتے ہی دیکھتے چھ کشادہ ترین کمروں پر مشتمل بلڈنگ اور وسیع ترین مسجد قائم کر دی، جس میں ابتدائی طور پر چار اساتذۂ کرام کی خدمات حاصل کی گئی تھیں اور ڈیڑھ سو سے زائد طلبہ یہاں زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے تھے، کئی سالوں تک یہ اسکول معمول کے مطابق چلتا رہا، مگر لاک ڈاؤن کی وجہ سے اس سال یعنی ۲۰۲۱ء میں یہاں تعلیمی سلسلہ منقطع ہے اور چھوٹے درجات کے بچوں کو اسی سے متصل کلیۃ البنات المسلمات میں منتقل کر دیا گیا ہے، جو کہ مولانا عبد السمیع سلفیؔ حفظہ اللہ ہی کی ادارت میں چلتا ہے۔

ذمہ داران آئندہ تعلیمی سیشن سے تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ انھیں اس کی توفیق دے اور اسکول کو ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

اس عصری اسکول کے نصابِ تعلیم میں قرآن کریم ناظرہ کے ساتھ ساتھ دینیات و اردو زبان اور دیگر عصری علوم کو داخل کیا گیا تھا۔

ناظم مولانا عبد السمیع سلفی: ۹۹۱۸۲۳۳۵۴۲

۳۳ - حـــرا پبلک اسکول

محمود دوا گرانٹ، انتری بازار، سدھارتھ نگر　　　　سن تاسیس: ۲۰۱۴ء

نوجوان عالمِ دین مولانا سعود اختر سلفؔی حفظہ اللہ کی تحریک وتگ ودو سے مفکرِ جماعت مولانا عبد المنان ابن عبد الحنان سلفؔی رحمہ اللہ کے بدست "حرا پبلک اسکول" کا قیام ۲۰۱۴ء میں عمل میں آیا۔ محض مسلمان بچوں کے تعلیم کے فروغ کے مقصد سے "ابو الکلام آزاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر سوسائٹی" کے زیرِ انتظام "حرا پبلک اسکول" کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس کے قیام کا مقصد شیخ عبد المنان سلفؔی رحمہ اللہ نے اس کے افتتاحی پروگرام میں یہ بیان کیا تھا کہ دینی ماحول میں رکھ کر مسلم بچوں کو عصری علوم سے آراستہ کرنا اور دینی ماحول میں عصری تعلیم کا معیاری ادارہ قائم کرنا ہے ورنہ ہمارے یہاں گاؤں میں مدرسے کی کمی نہیں ہے۔

ابتدائی طور پر "حرا پبلک اسکول" میں پرائمری درجات کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا اور سات اساتذہ ومعلمین کی خدمات حاصل کی گئیں، مگر اس کے باہمت ناظم مولانا سعود اختر سلفؔی حفظہ اللہ کی کوشش ہے کہ انٹر میڈیٹ تک کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے اور "ابو الکلام آزاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر سوسائٹی" کے زیرِ اہتمام شعبۂ حفظ کا بھی انتظام کیا جائے، وہ اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ عزم وحوصلے میں کامیابی عطا کرے۔ آمین!

اس وقت آفس سمیت نو کمروں پر اسکول نیم پختہ حالت میں ہے، دیواریں پختہ بنوائی گئی

ہیں، مگر چھت کے طور پر سیمنٹ شیڈ کا استعمال کیا گیا ہے۔ زمین فراہم نہ ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر پہلے ایک کرائے کے مکان میں تعلیم شروع کی گئی اور جب بچوں کی تعداد میں قدرے اضافہ ہو گیا تو شیخ عبد المنان سلفیؔ رحمہ اللہ ہی کی ذاتی زمین میں اسکول منتقل کر دیا گیا اور عارضی طور پر نیم پختہ عمارت تیار کر کے تعلیمی سلسلہ آگے بڑھایا گیا، اس وقت اس کے لیے زمین خریدی جا چکی ہے اور جلد ہی اسے اس کی مستقل زمین میں منتقل کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ وسائل کی فراہمی فرمائے تاکہ اس عصری درس گاہ اور شعبۂ تحفیظ کی مستقل تعمیر ہو سکے۔ یہاں ۲۰۲۱ء میں طلبہ وطالبات کی تعداد دو سو کے قریب تھی اور درجہ پنجم تک کی تعلیم کا اہتمام تھا، مگر اِس وقت لاک ڈاؤن کی وجہ سے ایک سو چالیس طلبہ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں اور اسٹاف کی تعداد دیگر ملازم سمیت پانچ ہے۔

ناظم سعود اختر سلفیؔ : ۷۷۶۷۹۸۵۱۴۹، پرنسپل ماسٹر حمود منان: ۹۴۵۵۴۲۵۰۵۵

۳۴ - مدرسہ دار القرآن والسنہ

گلہورا مستحکم، مہتھا بازار، سدھارتھ نگر   سن تاسیس: ۲۰۱۵ء

اس مدرسے کا وجود گاؤں میں واقع قدیم مدرسہ کے ذمہ داران سے تعلیمی امور سے متعلق اختلاف کی وجہ سے ۲۰۱۵ء میں وجود میں آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چند دنوں کے اندر مدرسے کی بلڈنگ تیار ہوگئی اور باقاعدہ تعلیم کا آغاز کر دیا گیا۔

یہ مدرسہ گاؤں ہی کی ایک شخصیت جناب مطیع اللہ صاحب کی زمین میں بنایا گیا ہے، جنھوں نے متعلقہ زمین مدرسے کے نام وقف کر دی ہے۔ مدرسے کی عمارت چھ کمروں پر مشتمل کافی کشادہ بنائی گئی ہے، درجہ پنجم تک کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے، بروقت پچاس طلبہ زیرِ تعلیم ہیں اور دو اساتذۂ کرام ان کی تعلیم پر مامور ہیں۔ اس کے موجودہ ناظم انسان علی عرف لاتے صاحب ہیں، جو مدرسے کی ترقی کے لیے کافی تگ و دو کر رہے ہیں، یہی اس کے جملہ اخراجات کا انتظام عوامی چندے سے کرتے ہیں اور بڑی دل چسپی سے مدرسہ چلا رہے ہیں اور صدر مدرس ماسٹر نظام الحق صاحب ہیں۔

ناظم انسان علی: ۹۶۷۰۰۷۲۹۷۸ / ۶۳۹۰۹۹۷۳۳۶

۳۵ - مدرسہ اصلاح المسلمین

محمود دوا خاص، انتری بازار، سدھارتھ نگر سن تاسیس: ۲۰۱۸ء تعمیر جاری

انتری بازار سے ڈیڑھ کلو میٹر جنوب کی جانب موضع جیت پور کے قریب محمود دوا گرانٹ خاص کے نام سے ایک چھوٹی سی آبادی پر مشتمل ایک گاؤں ہے، جہاں مسلمانوں کی تعداد نہایت مختصر ہے، گاؤں میں کوئی مکتب نہ ہونے کی وجہ سے بیشتر لوگ ناخواندہ ہیں، ابھی چند سالوں قبل ایک مسجد قائم ہوئی ہے اور اب ادھر دو سالوں سے گاؤں والے ایک مکتب قائم کرنا چاہتے ہیں، اس کے لیے ان لوگوں نے ایک قطعہ آراضی مختص کرلی ہے، جو کہ جناب محمد ناصر اور ان کے بھائیوں کی جانب سے وقف کی گئی ہے، اس وقت دیواریں بھی تقریباً مکمل اٹھائی جا چکی ہیں، مگر ادھر لاک ڈاؤن اور گاؤں والوں کی محتاجی کی وجہ سے ابھی تک چھت نہیں لگائی جا سکی ہے، تاہم مدرسے کا نام "مدرسہ اصلاح المسلمین" منتخب کیا جاچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دستِ غیب سے وسائل کی فراہمی فرمائے۔ آمین!

یہاں کے لوگوں میں جہالت عام ہونے کی وجہ سے بہت سی غیر شرعی رسوم ورواج پائے جاتے ہیں، اس لیے بھی یہاں مکتب کا قائم ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہاں کے مسلمانوں کی اصلاح ہو سکے اور توحید و سنت کو ان کے دلوں میں بٹھایا جاسکے۔ اہلِ ثروت سے بطور خاص گزارش ہے کہ اس مدرسے کو قائم کرنے کے لیے اپنا دستِ تعاون دراز فرمائیں۔

۳۶ - مدرسہ دارالسلام

بنرہی، رومندئی، سدھارتھ نگر

موضع بنرہی میں چند سالوں پیش تر "دار السلام" کے نام سے ابتدائی درجات کے لیے وہاں کی مسجد ہی میں ایک مدرسہ چلتا تھا، مگر نامعلوم وجوہات کی وجہ سے کئی سالوں سے تعلیمی سلسلہ منقطع ہے اور یہاں کے بچے اور بچیاں گاؤں ہی سے کچھ دور واقع موضع رومندئی کے مدرسہ "نور الاسلام" میں جاتے ہیں، جب کہ یہ کافی دور ہے اور بچوں کو وہاں جانے میں کافی پریشانی بھی ہوتی ہوگی۔ مدرسے کا قیام کب ہوا اور کس نے قائم کیا اور کب سے بند ہے، اس سلسلے میں حتمی و تفصیلی جانکاری نہیں ہو سکی۔ جب کہ یہاں پر مولانا بدر عالم سراجی صاحب امامت و خطابت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور اس کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری جناب دین محمد صاحب کے سپرد ہے اور اس مسجد کے اہم و خاص معاون جناب یار محمد صاحب بھی ہیں، جو اس کی دیکھ ریکھ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، ابھی چند دنوں قبل انھوں نے اپنے ذاتی خرچ سے مسجد میں ٹائل وغیرہ لگوائی ہے۔

اللہ کرے کہ یہاں دوبارہ تعلیمی سلسلہ شروع ہو جائے تاکہ قوم کے بچے دینی تعلیم سے استفادہ کریں اور مسلمانوں کی شرح ناخواندگی میں کمی آئے۔ آمین!

۳۷ - مسجد و مدرسہ محمدیہ

گڑا کل، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر

ضلعی جمعیت اہلِ حدیث سدھارتھ نگر کے قیام کے بعد ذمہ داران جمعیت اور دیگر اخوان و احبابِ جماعت کے مشورہ سے شہرت گڑھ جیسے حساس علاقے میں لبِ روڈ ضلعی جمعیت کے لیے ندوۃ السنہ اٹوابازار کے ذمہ داران کی جانب سے کافی کشادہ زمین خریدی گئی اور وہاں ایک مسجد بھی قائم کی گئی، مسجد سے متصل ہی دو رہائشی کمرے بنائے گئے۔ شاید اسی وقت یا بعد میں دیگر لوگوں کے نام سے بھی جمعیت کے لیے وہاں زمین خریدی گئی ہے، مگر بالضبط یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ کس کے نام سے کتنی زمین ہے۔ شروع شروع میں اربابِ جمعیت کا ارادہ وہاں مسجد اہل حدیث کے ساتھ شعبۂ حفظ کے قیام کا تھا، مگر کسی وجہ سے ایسا نہیں ہو پایا اور مسجد ہی میں ایک مکتب کی بنیاد ڈالی گئی، جس کی نگرانی مولانا محمد حنیف رحمانیؔ رحمہ اللہ اور مولانا سلیم الدین مدنیؔ رحمہ اللہ وغیرہ کرتے تھے۔

اس مدرسہ و مسجد کے ابتدائی امام و استاد مولانا حدیث اللہ سلفیؔ حفظہ اللہ تھے، جو انتہائی سادہ مزاج اور شریف النفس تھے، وہ چھوٹے بچوں کو یسرنا القرآن، ناظرہ کلام پاک، اردو قاعدہ اور دینیات وغیرہ کی تعلیم دیتے تھے اور وہاں کی مسجد میں امامت و خطابت کا فریضہ بھی انجام دیتے تھے، مگر تنخواہ وغیرہ کی عدمِ دستیابی کی وجہ سے یہ سلسلہ بس بمشکل تین سالوں تک چل سکا اور تعلیمی سلسلہ بند ہو گیا، تعلیمی سلسلہ بند ہونے کی وجہ سے مسجد بھی تقریباً یتیم ہو گئی، اس کے بعد المعہد الاسلامی انوار العلوم گنجہڑا کے ذمہ داران نے اپنے اساتذہ سے تقریباً ایک سال تک یہاں خطبۂ جمعہ دلوایا اور پھر یہ سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔

چوں کہ زمینی تنازع کی وجہ سے مسجد کا معاملہ عدالت میں تھا اور شہرت گڑھ کی جمعیت بھی قائم نہیں ہوئی تھی، اس لیے حلقہ بڑھنی کے ناظم مولانا سلیم الدین مدنی رحمہ اللہ کی نگرانی میں

یہ مسجد اور اس کی زمینیں وغیرہ تھیں، مولانا نے اپنے دورِ نظامت میں مولانا عبد الخالق حفظہ اللہ کو یہاں خطبہ ٔجمعہ دینے کے لیے منتخب فرمایا، جو اُس وقت جامعہ اصلاحیہ محمد نگر کٹھیلا میں تدریسی فریضہ انجام دیتے تھے اور ساتھ ہی یہاں گڑاکل کی مسجد میں خطبہ ٔجمعہ کا فریضہ بھی انجام دیتے تھے، تقریباً دو سالوں تک مولانا نے یہ فریضہ انجام دیا اور اس کے بعد اس کا نظم و ضبط بگڑتا ہی رہا۔ اِدھر ۲۰۱۱ء سے مولانا عبد المنان سلفی رحمہ اللہ کی سفارش و کوشش پر یہاں کی مسجد میں خطبہ ٔجمعہ کا فریضہ مولانا جمشید عالم سلفیؔ اور مولانا سعود اختر سلفیؔ حفظہما اللہ انجام دے رہے ہیں، خطبہ جمعہ انھیں دونوں کی نگرانی میں ہوتا ہے اور یہی دونوں یا تو خود یہاں خطبہ ٔجمعہ دیتے ہیں یا کسی عالم دین کو اپنی ذمہ داری پر بھیجتے ہیں، تاہم کاغذی اعتبار سے یہ مسجد جمعیت اہلِ حدیث حلقہ بڑھنی کے سپرد ہے اور وہیں کے ذمہ داران مسجد کے منتظم و نگراں ہیں، اگرچہ زمینی اعتبار سے یہ مسجد حلقہ شہرت گڑھ میں آتا ہے۔ اسی جغرافیائی حقیقت کو دیکھتے ہوئے یہاں جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے تحت اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

گڑاکل میں اس مسجد کے قیام کے بعد ہی سے وہیں کے رہائشی جناب محمد عمر رحمہ اللہ مستقل طور پر اس کے مؤذن تھے اور مسجد کی صفائی و ستھرائی کا خیال کرتے تھے، انھیں جمعیت وغیرہ کی طرف سے باقاعدہ تنخواہ پر نہیں رکھا گیا تھا، بس جو کچھ جمعہ میں وصولی ہوتی تھی وہی وہ لیتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ادھر چند سالوں سے محترم منشی محمد اسحاق صاحب کو وہاں کا مؤذن مقرر کیا گیا ہے اور برائے نام معمولی تنخواہ دی جاتی ہے۔

بہر حال یہ مسجد ایک حساس مقام پر واقع ہے، جہاں اہل حدیثوں کی آبادی نہیں کے برابر ہے، اس لیے وہاں مستقل طور پر ایک امام کی بھی ضرورت ہے تاکہ وہ پنج وقتہ نمازوں کی امامت کے ساتھ ساتھ صبح و شام چھوٹے بچوں کو ناظرہ قرآن وغیرہ کی تعلیم دے سکیں اور وقتاً فوقتاً دروس کا بھی اہتمام ہو سکے۔

یہاں اہل حدیث افراد کی تعداد نہیں کے برابر ہے، مگر قرب وجوار کے اہل حدیث شہرت گڑھ بڑی مارکیٹ ہونے اور یہیں تحصیل و تھانہ ہونے کی وجہ سے اسی مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لیے اکٹھا ہوتے ہیں اور وہاں کے عصری درس گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے والے اہلِ حدیث طلبہ و اساتذہ بھی اسی مسجد کا رخ کرتے ہیں، اسی وجہ سے پوری مسجد جمعہ کے نمازیوں سے بھر جاتی ہے، بلکہ اپنی تنگ دامانی کے لیے شکوہ کناں ہوتی ہے۔

اللہ اسے قائم و دائم اور آباد رکھے نیز حاسدوں و شرپسندوں کے شر و فتنہ سے اس کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ کا مختصر تعارف

سعود اختر عبد المنان سلفیؔ

ہندوستان میں پہلی صدی ہجری ہی سے جماعت اہل حدیث کا وجود ہے، لوگ تقریباً چار سو سالوں تک خالص کتاب و سنت پر عامل رہے اور ان کا اصل الاصول کتاب و سنت ہی رہا، لیکن پانچویں صدی ہجری میں مسلمان تقلید کی طرف مائل ہوئے اور مسلکی تعصب و منافرت پروان چڑھنے لگا، اس کے باوجود بھی اہل حدیث کتاب و سنت پر عمل پیرا رہتے ہوئے تقلید کی تردید اور اس کے مفاسد سے لوگوں کو متنبہ کرتے رہے۔ جب مغلوں کا دور آیا اور انگریزی تہذیب مسلمانوں کے اندر سرایت کر گئی تو لوگ تقلید کے بندھن میں بری طرح جکڑ گئے۔ اورنگ زیب کے دور میں تقلید عروج پر تھا۔ فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ قاضی خان اور فتاویٰ جات کی دیگر کتابیں منظر عام پر آنے لگیں، شرک و بدعات زوروں پر ہونے لگیں، برے رسوم و رواج جڑ پکڑنے لگے، قبر پرستی، مزار پرستی اور تعزیہ پرستی عام ہو گئی۔ ایسے نازک دور میں بھی جماعت اہل حدیث اپنے منہج اور دستورِ اساسی پر قائم رہتے ہوئے برملا کتاب و سنت کی دعوت دیتی رہی اور شرک و بدعات کی تردید کرتی رہی۔ پھر ایک منحوس دور وہ بھی آیا جس میں ہندوستان پر انگریزوں کا غلبہ ہو گیا اور وہ لوگوں پر عیسائی تہذیب و ثقافت مسلط کرنے لگے۔ ہندوستان سے انگریزوں کو بھگانے کے لیے جماعت اہل حدیث ہی کے افراد بالخصوص علمائے صادق پور سینہ سپر ہوئے اور ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کی بازی لگا دی۔

اکبر کے دور میں جب دینِ الٰہی کا ایجاد ہوا تو مجدد الف ثانی کے خسر محمد معظم رحمہ اللہ، جو کہ ایک اہلِ حدیث عالم تھے، نے بڑی شدت سے اس کی تردید کی اور بادشاہ کے عتاب کا شکار ہوئے، حکمِ شاہی کے بموجب انھیں تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا۔ ان کے بعد مولانا کے داماد مجدد الف ثانی رحمہ اللہ برملا دینِ اکبری کی تردید کرتے رہے اور جیل کی سلاخوں میں محبوس کیے

گئے، مگر اپنے مکتوبات کے ذریعہ نئے دین الٰہی کی تردید کا سلسلہ جاری رکھا۔

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے بعد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے کمان ہاتھ میں لی اور اپنی کتابوں کے ذریعہ کتاب و سنت کی طرف دعوت دیتے رہے، ان کے بیٹے شاہ عبد الغنی مسند درس و تدریس اور دعوت و تبلیغ پر متمکن ہوئے اور تمسک بالکتاب والسنہ کی طرف دعوت دیتے ہوئے تقلید کی تردید کرتے رہے۔ شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ میدانِ عمل میں آئے، جامع مسجد کی سیڑھیوں پر وعظ شروع کیا، عقیدہ کی اصلاح کے لیے تقویۃ الایمان جیسی معرکہ آرا کتاب تصنیف کی، دوست دشمن سبھی لوگوں نے اس کتاب کو پڑھا، بڑی مقبول ہوئی کروڑوں کی تعداد میں اب تک شائع ہو چکی ہے۔

۱۸۲۶ء میں سید احمد شہید رحمہ اللہ کے ذریعہ جہاد کی تحریک شروع ہوئی اور ۱۸۳۱ء کو آپ رحمہ اللہ بالا کوٹ کے میدان میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ پھر مولانا عنایت علی صادق پوری نے تحریکِ جہاد میں روح پھونکی۔ ۱۸۶۴ء تک یہ مجاہدین انگریزوں سے ٹکر لیتے رہے۔ مولانا ولایت علی نے تو اپنی پوری جائداد چھ لاکھ روپے میں فروخت کر کے جہاد میں لگا دیا، آج اس کی قیمت اربوں کے قریب ہو گی۔

۱۸۵۷ء کے بعد جب جنگ آزادی کا انقلاب سرد ہوا تو علمائے اہل حدیث کی پکڑ دھکڑ شروع ہوئی اور انھیں تختۂ دار پر لٹکایا جانے لگا، تقریباً پچاس ہزار علمائے اہل حدیث چند دنوں میں شہید کر دیے گئے۔ وطن کی آزادی اور قرآن و سنت پر عمل کرنے کے جرم میں علمائے اہلِ حدیث کو بڑی اذیتیں پہنچائی گئیں، مگر وہ اپنے مشن میں پوری تندہی سے لگے رہے۔

اِدھر علمائے اہل حدیث کا یہ حال تھا کہ وہ انگریزوں کے خلاف نبرد آزما تھے اور اُدھر مقلدین کے دونوں گروپ دیوبندی و بریلوی نیز قادیانی لوگ جماعت اہل حدیث کے خلاف مخبری کا فریضہ انجام دے رہے تھے اور جو علماء ٹخنہ سے اُوپر پائجامہ پہنے ہوئے یا ٹوپی پگڑی میں

نظر آتے مقلدین اُنھیں وہابی منسوب کر کے قید خانہ میں بند کروادیا کرتے تھے، جس کی پاداش میں اُنھیں تختۂ دار پر چڑھایا جاتا، ان کے گھروں کو مسمار کیا جاتا یہاں تک کہ ان کے بزرگوں کی قبروں کو بھی نہیں بخشا جاتا تھا۔ علمائے اہل حدیث قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے، لیکن تحریکِ اہل حدیث کی ہمہ جہت کوششیں جاری رہیں اور افراد اہلِ حدیث کے قید و بند کا سلسلہ بھی برابر چلتا رہا، چناں چہ جب مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے دیکھا کہ قید و بند اور صعوبتوں کا یہ سلسلہ بند ہونے کا نام نہیں لیتا ہے تو انھوں نے ۱۸۸۴ء میں اس جماعت کا نام تبدیل کیا اور پوری شدت کے ساتھ یہ قضیہ رکھا کہ یہ لوگ وہابی نہیں ہیں، تب جاکر قید و بند اور قتل کا سلسلہ ختم ہوا۔

۱۸۵۷ء کے بعد علمائے اہل حدیث تین گروپ میں منقسم ہوگئے: ایک گروپ جہاد میں ہی مصروف ہوا اور ۱۹۴۷ء تک جہاد میں مصروفِ عمل رہا، جب تک انگریز یہاں سے بے آبرو ہو کر نہیں نکلے تب تک امیر جماعت نے جہاد کو ختم کرنے کا اعلان نہیں کیا۔ دوسرا گروپ درس و تدریس میں مشغول ہوا اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کیا۔ تیسرا گروپ دعوت و تبلیغ اور تذکیر و اصلاح میں لگ گیا اور ایک ایک علاقہ اپنے ذمہ لے لیا۔

مولانا ممتاز علی رحمہ اللہ نے ہمارے ضلع سدھارتھ نگر میں کتاب و سنت کے فروغ کے لیے بڑی کوششیں کیں اور گاؤں گاؤں جاکر کتاب و سنت کی تعلیمات کو عام کیا، مولانا کی خدمات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

یہ معلوم بات ہے کہ کوئی کام نظم وضبط، باقاعدگی اور مل جل کر کیا جائے تو کافی مؤثر ہوتی ہے۔ چناں چہ اسی ضرورت کے پیشِ نظر ۱۹۰۶ء میں ”آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس“ کے نام سے تنظیم کی تشکیل دی گئی، جس کے پہلے ناظم مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ منتخب ہوئے اور اس تنظیم کے زیر نگرانی ملک کے طول و عرض میں مختلف جہت سے دعوتی کام ہوتے رہے۔

تقسیم ملک کے کافی مدت بعد ۱۹۶۱ء میں مولانا عبدالوہاب آروی رحمہ اللہ کی صدارت میں ہمارے ضلع میں نوگڑھ کے اندر "آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس" منعقد ہوئی۔ پھر ۱۹۶۷ء میں صوبائی جمعیۃ اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی اور مرکزی جمعیت کا نام "جمعیت اہل حدیث ہند" رکھا گیا۔ اس کی ذیلی شاخیں ہر صوبہ میں قائم ہوئیں، یوپی میں بھی تنظیم کا قیام ہوا، بعد میں یوپی کی جمعیت کو مشرقی یوپی اور مغربی یوپی میں تقسیم کر دیا گیا اور اس کے تحت پورے صوبہ میں ضلعی جمعیات بھی قائم ہوئیں۔

ضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر کی ہیڈ آفس ضلع کے صدر مقام تتری بازار، نوگڑھ میں واقع ہے، اس کے تحت سات ذیلی تنظیمیں قائم ہیں، انھیں حلقہ جات تنظیموں میں سے ایک "جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ" بھی ہے، جو پہلے حلقہ بڑھنی کے ساتھ ملحق تھا اور پھر حلقے کی زمینی وسعت کی وجہ سے ۱۹ / اپریل ۲۰۰۶ء میں علاحدہ طور پر اس کا قیام عمل میں آیا اور اس کے پہلے امیر والدِ گرامی مولانا عبد المنان سلفیؔ رحمہ اللہ اور پہلے ناظم عمومی مولانا شفیع اللہ مدنیؔ حفظہ اللہ منتخب ہوئے اور ۲۷ / نومبر ۲۰۱۹ء تک اپنے عہدوں پر رہ کر دعوتی و تنظیمی خدمات انجام دیتے رہے، اس کے بعد ۲۸ / نومبر ۲۰۱۹ء کو جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے ناظم کا انتخابِ جدید عمل میں آیا اور سابق ناظمِ محترم کے دو میقات پورا ہونے کی وجہ سے نئے ناظم کا انتخاب ہوا۔ مولانا شفیع اللہ مدنیؔ حفظہ اللہ کو اس کا امیر اور رفیقِ گرامی مولانا جمشید عالم عبد السلام سلفیؔ حفظہ اللہ کو اس کا ناظم منتخب کیا گیا اور مجھ ناچیز سمیت مولانا عبد الرشید سلفیؔ کو نائب ناظم منتخب کیا گیا۔ ہم لوگوں نے سابقہ روایات کی طرح جمعیت کے دعوتی و تعلیمی اور تنظیمی امور کو آگے بڑھایا، جس کی کچھ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

جیسا کہ گذشتہ سطور میں اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ ضلعی جمعیت اہلِ حدیث سدھارتھ نگر کی ایک شاخ کے طور پر دینی و دعوتی اور تعلیمی و تنظیمی

امور میں بھر پور حصہ لیتی ہے اور اپنے طور پر بھی کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے تحت ہو رہے کاموں اور حصول یابیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے :

❶ شہرت گڑھ حلقہ کے تحت آنے والی چھوٹی بڑی بستیوں میں وقفے وقفے سے دعوتی اجلاس کا اہتمام و انتظام

❷ مدارس و مکاتب کی اخلاقی سرپرستی اور ضلعی جمعیت کے تحت قوم کے بچوں میں تعلیمی بیداری لانے کے لیے تعلیمی مظاہروں کا اہتمام

❸ مساجد کی ڈائریکٹری

❹ علمائے کرام کے حیات و خدمات پر دستاویزی عمل کی تیاری

❺ مختلف مساجد میں خطباتِ جمعہ کا اہتمام

❻ مسلم نوجوانوں کے اندر دینی بیداری پیدا کرنے کی مہم

❼ حسب مقدور مختلف مساجد میں کبھی کبھار دروس کا اہتمام

❽ علماء اور عوام کے درمیان ربط و تعلق قائم کرنا اور لوگوں کو جمعیت و جماعت سے جوڑنا

❾ اہم مساجد و ضرورت مند عوام میں مختلف دینی کتابوں بالخصوص ہندی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر کی تقسیم

❿ حسبِ ضرورت حلقہ کے غریب ونادار لوگوں کے مابین مالی امداد و معاونت

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے عزائم اور منصوبے :

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے باہمت ذمہ داران و کارکنان موجودہ حالات میں جو کچھ کر رہے ہیں وہ عوام کے سامنے ہے، لیکن منظم طریقے سے مستقبل میں مزید کچھ کرنے کا عزم و حوصلہ رکھتے ہیں، مگر اس کے لیے وسائل کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ کی مدد اور آپ

لوگوں کا تعاون رہا تو ان شاء اللہ اس کے عزائم پورے ہوں گے :

① مستقل طور پر ایک آفس ولائبریری کا انتظام:

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ چاہتی ہے کہ جمعیت کا اپنا ذاتی دفتر قائم کیا جائے، جہاں سے جماعتی کاموں کو انجام دیا جائے اور افراد جماعت کو متحرک وفعال بنایا جائے۔ ساتھ ہی ایک لائبریری بھی قائم ہو جائے تاکہ لوگ وہاں سے خاطر خواہ استفادہ کر سکیں۔

② مبلغ اور داعی کی ضرورت :

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ چاہتی ہے کہ حلقہ کے افرادِ جماعت کو مربوط کرنے کے لیے ایک مستقل مبلغ اور داعی رکھا جائے تاکہ مختلف مواضعات میں کتاب وسنت کی دعوت کو عام کیا جائے اور لوگوں کو کتاب وسنت سے مربوط کر کے جمعیت کے کاز کو وسعت دی جائے اور باقاعدگی سے مکاتب ومدارس کا جائزہ ومعائنہ کیا جاتا رہے۔

③ دعوتی پمفلٹ اور دینی کتابوں کی نشرواشاعت

جمعیت اہل حدیث حلقہ شہرت گڑھ کے ذمہ داران کی دیرینہ خواہش ہے کہ جمعیت کے تحت وقتی ضرورت کے مطابق دعوتی پمفلٹ اور مختلف طرح کی دینی وعلمی کتابوں کی نشر و اشاعت بالخصوص ہندی زبان میں عمل میں لائی جائے، مگر وسائل کی قلت کی وجہ سے ایسا نہیں ہو پارہا ہے، پھر بھی قلتِ وسائل کے باوجود زیرِ نظر کتاب آپ احباب کی خدمت میں حاضر ہے، امید کی جاتی ہے کہ احباب اس جانب خصوصی توجہ دیں گے۔

ہدیہ تشکر و امتنان:

اللہ رب العالمین کا شکر و احسان ہے کہ مجھ سمیت ذمہ داران علماء کی جماعت دینی و دعوتی کاموں میں مصروف ہے اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں جمعیت اہلِ حدیث کے تحت دینی کاموں کو انجام دینے کی توفیق بخشی۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ہماری خدمات

کو قبول فرمائے اور ہمارے اعمال میں خلوص وللّٰہیت عطا فرمائے۔ آمین!

ہم اپنے تمام احباب و معاونین اور افرادِ جماعت کے شکر گزار ہیں کہ آپ تمام لوگ اپنی اپنی مصروفیات چھوڑ کر جمعیت کے پروگرام میں شرکت کرتے ہیں اور ہر ممکن اس کا تعاون کرتے ہیں، امید کہ مستقبل میں بھی آپ حضرات اپنا دستِ تعاون دراز رکھیں گے اور جمعیت و جماعت کے ساتھ جڑے رہیں گے۔ اللہ ہمیں اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اعمالِ صالحہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین! تقبل یارب العالمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سعود اختر عبد المنان سلفیؔ

نائب ناظم جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر

❀❀❀❀❀

ترانہ اہل حدیث

(نتیجۂ فکر از: یوسف جمیل جامعیؔ)

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

صد شکر ہے کہ ہم کو اس رنگ نے نکھارا — ہم حاملِ شریعت توحید اپنا نعرہ

سینوں میں جل اٹھا ہے سنت کا اک شرارہ — بجھنے نہ دیں گے ہرگز ہر ظلم ہے گوارا

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

درس کتاب و سنت سب کو پڑھائیں گے ہم — ایثار اور اخوت سب کو سکھائیں گے ہم

حرف غلط کے مانند بدعت مٹائیں گے ہم — جی جان سے ہے ہم کو خدمت یہی گوارا

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

ہم اقتدا نبی کی کرتے رہے گے پیہم — تن میں ہمارے باقی جب تک رہے گا یہ دم

وہ مقتدا ہمارے وہ ہے امام اعظمؐ قرآن سے ہے واضح دوٹوک یہ اشارہ

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

شمع محمدی ہے پھونکوں سے کیا بجھے گی اس کی محافظت تو خود ہی ہوا کرے گی

پروانہ وار اس پر خلق خدا گرے گی کیسا حسین ہو گا اس وقت کا نظارہ

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

تُربت پہ اولیا کی ہم سر نہیں جھکاتے یا غوث کا کبھی ہم نعرہ نہیں لگاتے

مشکل کُشا کسی کو اپنا نہیں بناتے کافی ہے ہم کو یارو اللہ کا سہارا

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

گائیں گے ہم ہمیشہ توحید کے ترانے آتے نہیں ہیں ہم کو قصہ نئے پرانے

پامال ہو چکے ہیں تقلید کے فسانے سنت کی پیروی میں کرلیں گے ہم گزارا

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

آؤ پڑھیں پڑھائیں ہم مسلم و بخاری خود ساختہ روایت ہوتی ہے ہم پے بھاری

لیکن صحیح حدیثیں لگتی ہیں ہم کو پیاری ہو گا نہ اِن سے ہرگز کبھی دین کا خسارا

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

حُبّ نبی ہمارا دستورِ زندگی ہے دستورِ زندگی ہے، دستورِ بندگی ہے

رخشندگی یہی ہے، تابندگی یہی ہے طرزِ عمل ہمارا ہے سب پے آشکارا

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

ایک تیشہء خلیلی رکھتے ہیں فکر و فن میں لرزہ ہے جس سے طاری طاغوتی انجمن میں

اب کفر ہے ہمیں سے کلفت میں اور گھٹن میں یوسف جمیلؔ ہم سے اس کا جگر ہے پارا

اہل حدیث ہیں ہم یہ عزم ہے ہمارا

❀❀❀

فہرست